

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عِبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعْکَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرْکَ مِنَ الذَّنٰثِیْنَ کَفَرُوْا وَاَجْعَلْ الذَّنٰثِیْنَ اَتْبَعُوْکَ فَوْقَ الذَّنٰثِیْنَ

کَفَرُوْا اِلَیَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعْکُمْ فَاَحْکُمْ بَیْنْکُمْ فِیْمَا کُنْتُمْ فِیْہِ تَخْتَلَفُوْنَ (ال عمران - ۵۶)

جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ! یقیناً میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف تیرا رفع کر نیوالا ہوں اور کافروں کے الزاموں سے تجھے پاک کر نیوالا ہوں۔ اور جنہوں نے تیری پیروی کی انہیں تیرے منکروں پر قیامت کے دن تک نوبت دینے والا ہوں۔ پھر میری ہی طرف تمہارا لوٹنا ہوگا۔ تب میں ان باتوں میں تمہارے درمیان فیصلہ کروں گا جن میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔

بول کہ لب آزاد ہیں تیرے!!!

جلیل القدر اور نامی گرامی بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ

عزت مآب حضرت منور احمد ملک حسینیؒ و حضرت مقبول احمدؒ

و حضرت محمود احمدؒ و حضرت ندیم احمدؒ صاحبان وغیرہ وغیرہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

امید ہے آپ بفضل اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہونگے آمین۔ جب کسی قوم میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مرسل ظاہر ہو اور وہ ہو بھی موعود تو پھر لوگوں کا حق ہے کہ وہ اپنی تسلی کیلئے مرسل سے معقول سوالات کریں۔ مرسل پر بھی فرض ہے کہ وہ اپنی سچائی کے متعلق لوگوں کو کھول کھول کر بتائے تاکہ وہ اُس کا انکار کر کے موردِ عذاب نہ بن جائیں۔ جہاں تک اس عاجز کی سچائی کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ اگر کسی انسان کے اندر سچائی، ایمان اور تقویٰ ہو تو اُسے ایک صادق کو پہچاننے کیلئے چنداں مشکل پیش نہیں آتی لیکن جس کے اندر رسمی ایمان ہو اور وہ سچائی اور تقویٰ سے بھی خالی ہو تو ایسے دنیا داروں کو صادق نظر نہیں آیا کرتے۔ اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ آپ کا سینہ کھول دے اور آپ کو وہ نور بصیرت بخشے جس سے اس عاجز کا صدق آپ پر کھل جائے آمین۔ چند ہفتے پہلے ای میلز فورم پر آپ کی طرف سے اس عاجز کے دعویٰ اور بعض دیگر متفرق موضوعات پر سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ اب خاکسار آپ کے سوالوں کے مختصر جوابات عرض کرتا ہے۔۔۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

آپ بزرگان کے سوالوں کے مختصر جوابات۔۔۔ آپ کو اس عاجز کے دعویٰ کا چونکہ تھوڑا عرصہ پہلے ہی علم ہوا ہے لہذا زیادہ موزوں ہوگا کہ آپ خاکسار کی کتب اور مضامین کا مطالعہ کریں۔ اُسکے بعد جو معقول اور سنجیدہ سوالات آپ کے ذہن میں پیدا ہوں اور آپ ان کا مجھ سے جواب لینا چاہیں تو ان سوالوں کو آپ اُردو میں لکھ کر خاکسار کی طرف ای میل کر دیں یا بذریعہ ڈاک میری طرف بھیج دیں۔ خاکسار آپ کے سوالوں کے جوابات انشاء اللہ تعالیٰ ضرور دے گا۔ ابھی میں آپ کے بعض مبہم اور غیر واضح سوالوں کے جوابات لکھتا ہوں۔ جناب ملک منور صاحب اپنی ۲۶ نومبر ۲۰۱۳ء کی ای میل میں فرماتے ہیں۔۔۔۔۔

(1) "While presenting the claim of mamoriyat and its evidence from quran shareef in favour of hazrat Janbah sahib alahis salam, though these arguments are same which are in favour of nabi karim s.a.w or hazrat masih maood alahis salam any body can read these ayat and present in his favour. like ayat of mesaqun nabiyeen, or address to bani adam imma yatiyanna kum and waeen in sura alhaqa. these do apply on muneer ahmad azeem sahib, hazrat khan sahib, muhtamid e ayub e ahmadiyat mahmood sani and all those who are in claim of nabuwat in khatm e nabuwat."

الجواب۔ آپ نے اپنے بیان میں جس نقطہ نظر کا اظہار فرمایا ہے۔ یہ صرف آپ کا دعویٰ ہے۔ آپ نے اپنے دعویٰ کیلئے کوئی دلائل پیش نہیں کیے۔ اور دلیل کے بغیر کوئی بھی نقطہ نظر یا دعویٰ کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ آپ کا حق ہے کہ آپ اپنے فہم کے مطابق کوئی بھی نقطہ نظر پیش کریں لیکن خوبصورت اور جاندار دعویٰ اور نقطہ نظر وہ ہوتا ہے جو دلیل کیساتھ مزین ہو۔ واضح رہے کہ یہ بات تو درست ہے کہ حضرت مرزا غلام احمدؒ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے دعاوی سچے بھی تھے اور آیت میثاق النبیین کے مطابق بھی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میثاق النبیین کے مطابق اپنی اُمت کو اپنے بعد ایک مہدی اور ایک مسیح عیسیٰ ابن مریم کی بشارتیں فرمائی ہوئی ہیں۔ علاوہ اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اُمت محمدیہ کو ہر صدی ہجری کے سر پر ایک مجدد کے مبعوث ہونے کی بھی خبر دی ہوئی ہے۔ اس تجدیدی سلسلہ میں سچے مجددین کی بعثت میثاق النبیین کی بجائے سورۃ الاعراف کی آیت (۳۶) کے مطابق ہوتی رہی ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ تا قیامت تک ہوتی رہے گی۔ اسی تجدیدی سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جن دو (۲) وجودوں (امام مہدی اور مسیح عیسیٰ ابن مریم) کی بشارتیں عنایت فرمائی ہوئی ہیں۔ ان دونوں مبشر وجودوں کی بعثت میثاق النبیین کے مطابق ہوگی کیونکہ یہ دونوں موعود ہیں اور ان دونوں کا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میثاق النبیین کے مطابق وعدہ دیا ہوا ہے۔ علاوہ اسکے اگر اُمت محمدیہ میں کوئی مجدد یا نبی یا خلیفۃ اللہ ہونے کا الہامی دعویٰ کرتا ہے اور اگر اُس کا یہ الہامی دعویٰ جھوٹا ہے تو وہ سورۃ الحاقہ کی آیت قطع وتین کی زد میں ضرور آئے گا۔ جہاں تک حضرت امام مہدی موعودؑ کے ظہور کا تعلق ہے تو گذشتہ صدی ہجری میں حضرت مرزا غلام احمدؒ کا ظہور میثاق النبیین کے مطابق ہو چکا ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسیح عیسیٰ ابن مریم کی بشارت اور محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؒ کو بشارت دینے گئے موعود کی غلام مسیح الزماں کا اُمت محمدیہ اور جماعت احمدیہ میں آیت میثاق النبیین کے مطابق ابھی نزول ہونا باقی ہے۔ خاکسار کا آپ سے سوال ہے کہ اس عاجز کے علاوہ دوسرے مدعیان میں سے کسی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت (مسیح عیسیٰ ابن مریم) اور پیشگوئی مصلح موعود کے مطابق موعود کی غلام مسیح الزماں ہونے کا کوئی دعویٰ ہے؟ اگر تو اس عاجز کے علاوہ کسی اور مدعی کا ایسا دعویٰ ہے تو پھر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اُس کا دعویٰ آیت میثاق النبیین کے مطابق ہے۔ لیکن اگر اس عاجز کے علاوہ کسی اور دعویدار کا موعود ہونے کا دعویٰ ہی نہیں ہے تو پھر آپ کے مذکورہ مدعیان اپنے دعاوی کو آیت میثاق النبیین کے مطابق قرار نہیں دے سکتے؟؟؟ آپ ۲۸ نومبر ۲۰۱۳ کو لکھتے ہیں۔۔۔

(2) "However more than one nabi in world is always possible even at a time, like wise musleh maood more than one is obviously possible"

الجواب۔ (الف) حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے بقول (روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۵۳۳) بنی اسرائیل میں (سلاطین اول باب ۲۲ آیت - ۱۹) ایک ایک وقت میں چار چار سونبی بھی ہو گزرے ہیں۔ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے اللہ تعالیٰ ایک وقت میں ایک سے زیادہ نبیوں کو بھی مبعوث کرتا رہا ہے لیکن اب خاتم النبیین کی بعثت اور قرآن کریم ایسی کامل شریعت کے نزول کے بعد ایک وقت میں کئی کئی نبیوں اور رسولوں کی بعثت کا سلسلہ قریباً اختتام پذیر ہو چکا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اُمت محمدیہ میں مجددین کا سلسلہ جاری ہے۔ ایک صدی قبل تک جب دنیا میں رسل و رسائل اور آمد و رفت کے نئے اور جدید ترین ذرائع پیدا نہیں ہوئے تھے۔ اُس وقت تک تو ممکن تھا کہ اگر مثلاً کسی ایک براعظم میں اللہ تعالیٰ نے اُمت محمدیہ کی اصلاح کیلئے کسی مومن کو بطور مجدد کھڑا کیا ہے تو کسی دوسرے براعظم میں اُمت کی اصلاح کیلئے اللہ تعالیٰ نے کسی اور مومن کو بطور مجدد کھڑا کر دیا ہوگا۔ لیکن گذشتہ صدی ہجری سے ہی دنیا ایک گلوبل ویلج (global village) بنی شروع ہو گئی تھی اور اب پندرہویں صدی ہجری کے سر پر تو یہ مکمل طور پر ایک گلوبل ویلج بن چکی ہے۔ لہذا میری خداداد فہم فراست کے مطابق اب ممکن نہیں ہے کہ ایک وقت میں اللہ تعالیٰ جو حکیم مطلق ہے کئی کئی مجددوں کو کھڑا کر کے دنیا میں تجدید اور اصلاح کی بجائے فتنہ و فساد شروع کر دے۔ (ب) علاوہ اسکے جس طرح اُمت محمدیہ میں دو موعود مجدد بشارت دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح احمدی سلسلہ میں بھی دو وجودوں یعنی ایک موعود لڑکا اور ایک موعود زکی غلام یعنی مصلح موعود یا مجدد موعود کا وعدہ اور بشارت موجود ہے۔ جب احمدیہ سلسلہ میں ایک سے زیادہ موعود مصلحین کی بشارت ہی نہیں ہے تو پھر پندرہویں صدی ہجری کے سر پر ایک سے زیادہ مصلح موعود کس طرح مبعوث ہو سکتے ہیں؟؟؟ آپ اسی ای میل میں لکھتے ہیں۔۔۔

(3) "Its evident from the tahreerat of hazrat massih maood alahis salam that he was looking promised son in his physical aulad always and his opponents always were agreed with him that the promised son should be from his physical aulad, this was the reason when instead of son when a daughter was born opponent mocked at him , when his son died they laughed at him. it was among his sons later that who would be that promised son, one of his son"

الجواب۔ خاکسار کی جملہ کتب اور مضامین اس موضوع کی تفصیل سے بھرے پڑے ہیں۔ لہذا یہاں اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ درست ہے کہ حضورؑ کی تحریروں سے ظاہر ہے کہ آپ زکی غلام (مصلح موعود) کو اپنا جسمانی لڑکا سمجھتے ہوئے اپنے گھر میں اُسکے پیدا ہونے کا انتظار فرماتے رہے۔ لیکن الہی علم اور تقدیر میں زکی غلام حضورؑ کا کوئی جسمانی لڑکا نہیں تھا بلکہ وہ حضورؑ کا اسی طرح روحانی فرزند ہے جس طرح آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند تھے۔ زکی غلام سے متعلق جو کلام الہی آپ پر نازل ہوا وہ اسی حقیقت کی تصدیق کر رہا ہے۔ باقی دوسرے انسانوں کی طرح انبیائے کرام کے بھی جذبات اور احساسات ہوتے ہیں۔ اُنکے وجودوں میں بھی خواہش اور تمنا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے روحانی انعامات کی خواہش کرنا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا گناہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں سے فرماتا ہے کہ میرے ہاں دعائیں کیا کرو (وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ) (المومن - ۶۱) اور تمہارا رب کہتا ہے مجھے پکارو، میں تمہاری دعا سنوں

گا) تاکہ میں تمہاری دعائیں سن کر تمہیں اپنی رحمتوں سے نوازوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے کس بندے کی کس دعا کو قبول فرمانا ہے اور کس وقت قبول فرمانا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی اپنی مرضی ہے۔ کوئی نبی بھی اُسے کسی روحانی نعمت کیلئے مجبور نہیں کر سکتا۔ (ثانیاً) اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنے برگزیدہ بندوں کی دعائیں مشروط طور پر قبول فرماتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے حضرت ابراہیمؑ کی جب آزمائشیں کیں اور آپ ان میں بفضل اللہ تعالیٰ کامیاب رہے تو اللہ تعالیٰ آپ سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے۔۔۔ ”وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ طَقَالَ أَنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا طَقَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي طَقَالَ لَا يَبْنِيٰلُ عَهْدِي الطُّلَمِيْنَ“ (البقرہ۔ ۱۲۵) ترجمہ۔ اور جب ابراہیم کو اُسکے رب نے بعض باتوں کے ذریعہ سے آزمایا اور اس نے ان کو کر دکھایا (اللہ نے) فرمایا کہ میں تجھے یقیناً لوگوں کا امام مقرر کرنے والا ہوں (ابراہیم نے) کہا اور میری اولاد میں سے بھی۔ (اللہ نے) فرمایا (ہاں مگر) میرا وعدہ ظالموں تک نہیں پہنچے گا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ اول کی نسل میں اللہ تعالیٰ نے نبیوں کی لائن لگا دی۔ لیکن آپ کی نسل میں سے بعض ظالم بھی بنے۔ مثلاً۔ حضرت یوسفؑ کو کنویں میں پھینکنے والے آپ کے پڑپوتے ہی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے کنویں میں گرائے جانے والے مظلوم پڑپوتے کو تو امام بنایا لیکن جو ظالم پڑپوتے اپنے بھائی کو کنویں میں پھینکنے والے تھے ان میں سے کسی کو بھی امام نہیں بنایا تھا۔ اسی طرح مکہ میں آپ نے جو اللہ تعالیٰ کا گھر خالص اسکی توحید کو قائم کرنے کے واسطے بنایا تھا، اس گھر میں ۳۶۰ بت رکھ کر اسے بتخانہ میں بدلنے والے بھی آپ کی نسل میں سے ہی تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ نبی حضرت ابراہیمؑ کی خواہش اور دعا کو مشروط رنگ میں قبول فرمایا تھا۔ یہی حال ابراہیم ثانی حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی دعاؤں کا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپکی ہر دعا کو قبول کرنے کا پابند نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپکی دعاؤں کو بھی مشروط رنگ میں قبول فرمایا تھا۔ آپ اسی ای میل میں لکھتے ہیں۔۔۔

(4) "Nabi Karim also associated birth of son to promised messiah saying (yata zawwajo wa yolado

laho), which also indicate son out of marriage one of his son claimed that he is promised son and he based his claim on his revelation"

الجواب۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت محمدیہ میں نزول فرمایا اور حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کے متعلق یہ جو فرمایا ہے کہ ”فَيَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهُ“۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کا مطلب صرف اتنا ہے کہ محمدی مسیح عیسیٰ ابن مریم شادی کریں گے اور انکی اولاد ہوگی۔ جبکہ موسوی مسیح عیسیٰ ابن مریم کے متعلق قرآن کریم سے نہ انکی شادی ثابت ہے اور نہ ہی انکی اولاد۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ موسوی اور محمدی مسیحوں میں فرق ظاہر کرنے کیلئے ارشاد فرمائے تھے۔۔۔ و بس۔ جناب خلیفہ رابع صاحب بھی اپنی ایک مجلس سوال و جواب میں کسی سوال کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کی یہی تشریح فرماتے ہیں۔

”سوال کنندہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شادی کی تھی؟ خلیفہ رابع کا جواب۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شادی کا کوئی ذکر ہمیں نہیں ملتا۔ قرآن کریم میں یا حدیث میں کوئی ذکر نہیں۔ لیکن جس عیسیٰ نے نازل ہونا ہے یعنی اُمت محمدیہ میں پیدا ہوا مراد یہ ہے اللہ کی طرف سے نازل ہوگا۔ اُس عیسیٰ کے متعلق شادی کا ذکر ملتا ہے اور وہ مضارع میں ہے جسکا مطلب ہے آئندہ ہونے والی شادی يَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهُ

وہ شادی کرے گا اور اُسے اولاد دی جائے گی۔ یہ عیسیٰ وہ نہیں ہے ظاہر بات ہے جو پہلا تھا اور شادی کا خیال آنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ سے علم پا کر یہ مضمون بیان فرمایا آپ نے اس کی حکمت یہی لگتی ہے کہ پہلے عیسیٰ نے نہیں کی ہوگی۔ اگر پہلے نے بھی کی تھی اُس کی بھی اولاد ہوئی تھی تو اگلے کو خاص طور پر یہ بیان کرنا جب کہ قرآن نے یہ نہیں فرمایا پہلے عیسیٰ کے متعلق یہ بتاتا ہے کہ آئندہ والا وجود اور ہے پچھلا وجود اور تھا۔ آئندہ جو آئے گا وہ شادی کرے گا اُس کو اللہ تعالیٰ مبشر اولاد عطا فرمائے گا۔“

لیکن واضح رہے کہ اگر حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کے متعلق یہ کہا ہو کہ ان الفاظ سے مراد ہے کہ محمدی مسیح شادی کرے گا اور اُسکے ہاں ایک خاص لڑکا پیدا ہوگا۔ تو حضورؐ کے ان الفاظ سے مراد بھی موعود لڑکا یعنی مثیل بشیر احمد اول (مرزا بشیر الدین محمود احمد) تو ہو سکتا ہے لیکن موعود زکی غلام یعنی مصلح موعود نہیں کیونکہ وہ تو حضورؐ کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا۔ خاکسار پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں یہ ساری تفصیل اپنی کتب میں بیان کر چکا ہے۔ اس موعود زکی غلام کے متعلق حضرت بائے جماعت کا اجتہادی خیال تھا کہ وہ آپکا کوئی لڑکا ہوگا اور آپکے گھر میں پیدا ہوگا۔ لیکن امر واقع یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس موعود زکی غلام کو آپ کے گھر میں پیدا نہیں کیا۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے جب اُس زکی غلام (روحانی پسر موعود، مصلح موعود اور مسیح عیسیٰ ابن مریم) کو آپکے گھر میں پیدا ہی نہیں کیا تو پھر ہم یہی کہیں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ (فَيَتَزَوَّجُ وَيُوَلِّدُ لَهُ) کے سلسلہ میں حضورؐ کی مراد فقط آپکا موعود لڑکا ہو سکتی ہے۔ اسی ای میل میں آگے آپ لکھتے ہیں۔

(5) "as long as rohani aulad and rohani musleh mauood is concerned its still open Janbah sahib alahis salam claim his rohani farzand dilbund gramee arjmand, even Janbah alahis salam claim is over and above of nabiullah, so making a contest between and non nabi claimant and nabiullah"

الجواب۔ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؒ کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں جس زکی غلام کا وعدہ دیا گیا تھا۔ وہ آپکا روحانی فرزند ہی ہے۔ خاکسار اپنے مضامین اور کتب میں اس کا مفصل ذکر کر چکا ہے۔ اسکے مطابق خاکسار کا دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں اور موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم ہونے کا ہے۔ باقی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں اور محمدی مریم پر نازل ہونیوالے کلام الہی میں اس موعود زکی غلام مسیح الزماں کا کیا مقام و مرتبہ ہے؟ آپ وہاں سے پڑھ سکتے ہیں۔ خاکسار نے بھی اپنے خطبات اور تقاریر اور مضامین میں اس موضوع پر بہت کچھ بیان کیا ہوا ہے۔ آپ اپنی ۲ دسمبر ۲۰۱۳ء کی ای میل میں لکھتے ہیں۔۔۔

(6) "According to sohabi of Hazrat Janbah sahib alahis salam Hazrat zahid khan sahib assert that he has same relation with Janbah sahib alahis salam which hazrat yahya has with hazrat Essa alahis salam. **its a matter of serious clarification** by all mamooreen how they feel relation with **hazrat zahid alahis salam** and specialy hazrat Janbah alahis salam **need to clarify or it will be assumed that hazrat Janbah sahib alahis salam is agreed with the teaching of hazrat zahid khan alahis salam.**"

الجواب۔ خاکسار کے ایک پیروکار جناب عزیزم سید مولود احمد صاحب کے بقول انہیں جناب زاہد خان صاحب نے کہا تھا کہ اُن (زاہد) کا

عبدالغفار جنبہ کیساتھ تعلق ایسا ہے جیسا کہ حضرت یحییٰ کا حضرت عیسیٰ کیساتھ تھا۔ اس بیان کے ضمن میں میری گزارش صرف یہ ہے کہ کیا سوال کنندہ نے خاکسار کی کسی تحریر یا زبان سے جناب زاہد خان صاحب کے ایسے خیالات اور عقائد کی تصدیق سنی ہے۔ اور اگر سنی یا پڑھی ہے تو آپ اس کا حوالہ پیش کرتے۔ کسی سنی سنائی بات (خواہ وہ میرے کسی پیروکار کے منہ سے ہی کیوں نہ نکلی ہو) کے بارے میں آپ کا یہ حق نہیں ہے کہ آپ اصل امر متنازع یعنی جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں فراڈ اور دجل کو نظر انداز کرتے ہوئے کسی اور مدعی کے بیان کے سلسلہ میں مجھ سے وضاحتیں (clarification) مانگتے پھریں۔ کیا آپ مجھے بتائیں گے کہ آپ کی کیا حیثیت ہے اور آپ کس حیثیت میں خاکسار سے یہ وضاحتیں طلب کرتے پھر رہے ہیں؟ جہاں تک آپ کی ای میلز میں خاکسار نے آپ کے رویے کو پڑھا ہے۔ تو میں معذرت کیساتھ عرض کرتا ہوں کہ آپ تو ایک سچے مسلمان بھی نہیں لگتے چہ جائیکہ ایک سچے احمدی ہوں۔ ہاں آپ ایک پکے محمودی ضرور معلوم ہوتے ہیں۔ آپ نے جناب زاہد خان صاحب کے جس بیان کے سلسلہ میں خاکسار سے وضاحت مانگی ہے اور ساتھ ہی یہ دھمکی بھی دی ہے کہ اگر میں اسکی وضاحت نہیں کروں گا تو ہم زاہد خان صاحب کے بیان کو ہی درست سمجھیں گے۔ آپ اور اس قماش کے آپ کے دیگر ساتھی زاہد خان صاحب کے بیان کے سلسلہ میں خاکسار کے متعلق جو بھی سمجھنا چاہیں بڑے شوق سے سمجھتے پھریں۔ خاکسار کی صحت پر انشاء اللہ تعالیٰ اس کا کوئی بھی اثر نہیں پڑے گا۔ لیکن میں عام قارئین کے علم کیلئے یہ وضاحت ضرور کر دینا چاہتا ہوں کہ جناب زاہد خان صاحب کا دعویٰ نبوت اتنا کمزور اور اتنا بودا (feeble) ہے کہ میں ایسے مدعی کے دعوے پر کوئی تبصرہ کرنے کو بھی اپنے وقت کا ضیاع سمجھتا ہوں۔ سوال کنندہ کے بارے میں خاکسار نے یہ جو کہا ہے کہ انکا احمدی ہونا تو دور کی بات یہ تو مسلمان بھی معلوم نہیں ہوتے۔ یہ سوال کنندہ پر میں کوئی الزام نہیں لگا رہا بلکہ اُنکے آگے اسکی ایک قطعی دلیل پیش کرتا ہوں جو کہ درج ذیل ہے۔ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی پیدائش کو حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے مماثلت دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

(۱) اِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ (ال عمران - ۶۰) یقیناً عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی مثال کی سی ہے۔ اسے اُس نے مٹی سے پیدا کیا پھر اُسے کہا کہ ”ہوجا“ تو وہ ہونے لگا یعنی وجود میں آنے لگا۔

(۲) اسی طرح اللہ تعالیٰ دین اسلام کے متعلق فرماتا ہے۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَ مَا اِخْتَلَفَ الدِّیْنِ اَوْ تَوَّالِ الْكِتَابِ الْاِمْنُ بَعْدَ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَعْیَابًا بَيْنَهُمْ وَ مَنْ یُّكْفُرْ بِآیَاتِ اللّٰهِ فَانَ اللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ (ال عمران - ۲۰) یقیناً دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ اور اُن لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی اختلاف نہیں کیا مگر آپس میں سرکشی کرتے ہوئے اسکے بعد کہ اُنکے پاس علم آچکا تھا۔ اور جو اللہ کی آیات کا انکار کرتا ہے تو اللہ یقیناً جلدی حساب لینے والا ہے۔

(۳) سورۃ ال عمران میں ہی ایک دوسری جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (ال عمران - ۸۶) اور جو بھی اسلام کے سوا کوئی اور دین پسند کرے تو ہرگز اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ گھٹا

پانے والوں میں سے ہوگا۔

(۴) سورۃ الاعراف میں اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔۔۔ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا۔۔۔ (الاعراف۔ ۱۵۹) تو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔۔۔

قرآن کریم کی ان آیات سے قطعی طور پر پتہ ملتا ہے کہ۔ (۱) حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی طرح بن باپ پیدا کیا تھا اور آپؑ کا کوئی جسمانی باپ نہیں تھا۔ (۲) آنحضرت ﷺ کی بعثت کے بعد اب دین اسلام ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مقبول دین ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے دین اسلام کے علاوہ کوئی اور دین قبول نہیں فرمائے گا۔ (۳) آنحضرت ﷺ سے پہلے تمام رسول بشمول حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سب انسانوں کی طرف مبعوث نہیں کیے گئے تھے۔ اور آنحضرت ﷺ نہ صرف تمام بنی نوع انسان کی طرف مبعوث کیے گئے ہیں بلکہ آپکے بعد نہ کوئی نیا بشری نبی مبعوث ہونیوالا ہے اور نہ ہی قرآن کریم کو منسوخ کر کے بنی نوع انسان کی ہدایت کیلئے کوئی اور نئی کتاب دنیا میں آئیواالی ہے۔

جناب زاہد خان صاحب یقین رکھتے ہیں بلکہ ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم بن باپ پیدا ہونے کی بجائے نعوذ باللہ حضرت زکریا علیہ السلام کے ناجائز بیٹے تھے۔ (۲) جناب زاہد خان صاحب ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن کریم نعوذ باللہ ایک متروک کتاب ہے۔ (۳) جناب زاہد خان صاحب کوئی نماز، کوئی روزہ، کوئی زکوٰۃ اور کسی حج پر نہ صرف کہ ایمان نہیں رکھتے بلکہ ان ارکان اسلام پر عمل کرنے کو بھی وہ ضروری نہیں سمجھتے۔ (۴) جناب زاہد خان صاحب ایمان رکھتے ہیں کہ دین اسلام ایک متروک بلکہ ایک دہشت گرد مذہب ہے۔ اور اسلام کے خاتمہ میں ہی دنیا کی ترقی اور فلاح پوشیدہ ہے۔ (۵) جناب زاہد خان صاحب ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی زندگی میں بہت سارے نعوذ باللہ جرائم کا ارتکاب کیا تھا۔ اور اسی ضمن میں انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے۔۔۔۔۔

(The criminal acts of Mohammad)

جہاں تک زاہد خان صاحب کے علاوہ بشمول خاکسار دیگر مدعیان کا تعلق ہے تو وہ سارے نہ صرف دین اسلام کی سچائی پر ایمان رکھتے ہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کو بھی ایک سچا نبی اور خاتم النبیین سمجھتے ہیں۔ قرآن کریم کو تا قیامت ایک ناقابل تنسیخ کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ ان سب کے آپس میں چھوٹے بڑے فروعی اختلافات تو ضرور ہیں اور وہ اپنے علاوہ دوسرے مدعیان کو غلطی خوردہ بھی سمجھتے ہیں لیکن اسکے باوجود وہ سب بالاتفاق اور بالتحقیق قرآن کریم کی حقانیت اور آنحضرت ﷺ کی سچائی پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ یہاں پر میرا سوال کنندہ یعنی مجھ سے وضاحتیں طلب کرنیوالے سے سوال ہے کہ میں یہ بات بھی تسلیم کر لیتا ہوں کہ زاہد خان کے علاوہ دیگر مدعیان میں سے کسی کے بارے میں ابھی آپ کو کوئی انشراح صدر نہیں ہوا ہوگا۔ اور ان میں سے جب کسی کا نام لکھتے ہیں تو آپ احتراماً اسکے نام کیساتھ علیہ السلام لکھ دیتے ہیں۔ یہاں ایک اور سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا آپ علیہ السلام کا ٹائٹل مدعیان کے نام کیساتھ مذاقاً لکھتے ہیں یا کہ دل سے یعنی اس یقین کیساتھ لکھتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ یہ مدعی سچا ہو؟ دلوں کے بھید اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ میں حسن ظنی سے کام لیتے ہوئے یہ بھی تسلیم کر لیتا

ہوں کہ آپ مدعیان کے ناموں کیساتھ علیہ السلام کا ٹائٹل نیک نیتی کیساتھ ہی لکھتے ہوں گے۔ اب سوال ہے کہ جو مدعی اعلانیہ دین اسلام کا کافر ہو۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنی کتب میں ایک مجرم گردانتا ہو۔ قرآن کریم کو نہ صرف ایک منسوخ شدہ کتاب سمجھتا ہو بلکہ یہ بھی ایمان رکھتا ہو کہ دین اسلام ایک دہشت گرد مذہب ہے اور روئے زمین پر دائمی امن، خوشحالی اور خدا کی جنت قائم ہونے کی راہ میں یہی مذہب روکاٹ ہے۔ وغیرہ

میرا آنجناب ملک منور احمد حسینی صاحب (جو مجھ سے زاہد خان کے سلسلہ میں وضاحتیں طلب کرتا پھرتا ہے) سے سوال ہے کہ کیا ایک دین اسلام کے کافر، آنحضرت ﷺ کو نعوذ باللہ مجرم قرار دینے والے اور قرآن کریم کو نعوذ باللہ منسوخ شدہ کتاب قرار دینے والے، قرآن کریم کی تعلیم کے برخلاف حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو نعوذ باللہ حضرت زکریا علیہ السلام (جو کہ حضرت مریم علیہ السلام کے خالو تھے) کا بیٹا قرار دینے والے ایسے مدعی نبوت کے نام کیساتھ آپکا علیہ السلام کا ٹائٹل لکھنا کیا اس بات کا قطعی ثبوت نہیں ہے کہ آنجناب کا احمدی ہونا تو بہت دور کی بات ہے آپ تو ایک مسلمان بھی معلوم نہیں ہوتے۔ میں لوگوں کو مسلمان یا احمدی ہونے کے سرٹیفکیٹ نہیں بانٹتا پھر رہا بلکہ آپ سے یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کا رویہ بتا رہا ہے کہ دین اسلام، آنحضرت ﷺ اور حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کیلئے آپ کے دل میں کوئی عزت کی جگہ نہیں ہے۔ آپ کو علم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں اپنے پیارے نبی ﷺ کے بارے میں فرماتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (الاحزاب۔ ۵۷) یقیناً اللہ اور اسکے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور سلامتی کی دعا بھیجتے رہا کرو۔

جناب عزت مآب ملک منور صاحب! اللہ تعالیٰ تو ہم مومنوں کو آنحضرت ﷺ پر درود اور سلامتی کی دعا بھیجنے کی تلقین فرماتا ہے۔ اگر آپکا اسلام اور احمدیت سے کوئی تعلق ہوتا اور آپ آنحضرت ﷺ کے مومن ہوتے تو آپ ((ایک ایسے مدعی نبوت جو کہ نہ صرف دین اسلام کا کھلا منکر ہے بلکہ قرآن کریم کو بھی ایک منسوخ شدہ کتاب سمجھتا ہے۔ مزید برآں اللہ تعالیٰ کے فرمان کے برخلاف حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام پر یہ ایک بہتان بھی لگاتا ہے کہ وہ نعوذ باللہ من ذالک حضرت زکریا علیہ السلام کی ناجائز اولاد تھے اور آنحضرت ﷺ کو نعوذ باللہ ایک مجرم گردانتا ہے)) کے نام کیساتھ کبھی بھی علیہ السلام کا ٹائٹل نہ لگاتے۔ آپ تو انبیاء کے ناموں کیساتھ پڑھے اور لکھے جانے والے دعائیہ الفاظ کی توہین کے مرتکب ہیں۔ کیا یہ اس بات کا کھلا ثبوت نہیں ہے کہ آپ کا اسلام اور احمدیت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ اور ہاں آپ کا یہ رویہ بتا رہا ہے کہ آپ ایک پکے محمودی ضرور ہیں۔

جماعت احمدیہ میں ایک روایت بہت مشہور ہے اور اُمید ہے آپ کو بھی اس سے بے خبری نہ ہوگی کہ ایک دفعہ ہندوؤں یا آریوں کیساتھ چند اصحاب احمد بشمول حضرت مولوی نور الدینؒ مناظرے کیلئے گئے تھے۔ مناظرے یا گفتگو کے دوران ہندوؤں یا آریوں نے آنحضرت ﷺ کی شان میں کچھ نازیبا الفاظ استعمال کر دیئے۔ کسی صحابی نے آکر یہ واقعہ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے گوش گزار دیا۔ اس پر حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ حضرت مولوی نور الدینؒ سے بہت ناراض ہوئے اور کہا کہ آپ وہاں سے اُٹھ کر کیوں نہ چلے آئے۔ آپ

نے فرمایا کہ کیا یہ بے غیرتی نہیں تھی کہ ہمارے آقا اور دونوں جہانوں کے سردار کو تو لوگ گالیاں نکال رہے ہوں اور ہم وہاں بیٹھے رہیں وغیرہ۔ مجھ سے وضاحتیں طلب کر نیوالے سے میرا سوال ہے کہ آپ ایک ایسے مدعی نبوت جس کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور وہ آنحضرت ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی بھی کر نیوالا ہے۔ آپ ایسے مدعی نبوت کے نام کیساتھ نہ صرف علیہ السلام ایسی پاکیزہ دعا لکھتے پھر رہے ہیں بلکہ اُلٹا اُسکے ایک بیہودہ بیان کے سلسلہ میں خاکسار سے وضاحتیں بھی مانگ رہے ہیں؟ لگتا ہے کہ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے میری سوال کنندہ سے گزارش ہے کہ کیا وہ اس بات کی وضاحت فرمائیں گے کہ وہ ایک ایسے مدعی نبوت (جو آنحضرت ﷺ کو نعوذ باللہ مجرم اور اسلام کو ایک دہشت گرد مذہب اور قرآن کریم کو ایک منسوخ شدہ کتاب سمجھتا ہے) کے نام کیساتھ علیہ السلام کیوں لکھتا ہے؟ آپ کے اس رویے سے کیا میں یہ سمجھوں کہ آپ زاہد خان صاحب کے ناپاک عقائد کی توثیق اور تائید کرتے ہیں؟؟؟ اور اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر کیا آپ اسکی وضاحت فرمائیں گے کہ آپ ایک منکر اسلام اور گستاخ نبی اکرم ﷺ کے نام کیساتھ پاکیزہ دعائے الفاظ علیہ السلام کس مقصد کیلئے لکھتے ہیں؟؟؟ میں یہ باتیں آپ کو ناراض یا تکلیف دینے کیلئے نہیں لکھ رہا کیونکہ یہ تو آپ کا کام ہے بلکہ آپ کو صرف آئینہ دکھا رہا ہوں لہذا دوسروں سے وضاحتیں طلب کرنے سے پہلے اپنی منجھی تھلے ڈانگ پھیرو۔ بعد میں دوسروں سے وضاحتیں طلب کر لینا۔ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ اپنی کتاب ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں۔۔۔ ”وہ تلخ الفاظ جو اظہار حق کیلئے ضروری ہیں اور اپنے ساتھ اپنا ثبوت رکھتے ہیں وہ ہر ایک مخالف کو صاف صاف سنا دینا نہ صرف جائز بلکہ واجبات وقت سے ہے تا مدائینہ کی بلا میں مبتلا نہ ہو جائیں۔“ (ازالہ اوہام (۱۸۹۱ء)۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۱۴)۔۔۔ آپ اپنی ۳ دسمبر کی ای میل میں لکھتے ہیں۔۔۔۔

(7) "Zakee ghulam is one of symptom of musleh maood which rightly pointed out and adopted by hazrat Janbah sahib alahis salam, this attribute require to be vigilant and rspnd quickly thats why the word zakee is used"

الجواب۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں الہامی لفظ ”زکی“ ہے ”ز“ کیساتھ نہ کہ ”ذکی“ لفظ ”ذ“ کیساتھ۔ باقی خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود میں بیان فرمودہ اپنی نشانی۔۔۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ کے مطابق اپنی کتب اور مضامین میں پیشگوئی مصلح موعود کا تجزیہ کر کے آنجناب کے آگے رکھ دیا ہے۔ آپ اس پر غور و فکر فرما کر خود نتیجہ اخذ کر لیں کہ آیا الہامی پیشگوئی کے مذکورہ الہامی الفاظ خاکسار کے وجود میں پورے اُترتے ہیں یا کہ نہیں۔ زکی اور ذکی کا فرق جاننے کے سلسلہ میں خاکسار کا مضمون نمبر ۲ ”تحریف کیوں“ بھی ضرور پڑھ لیں۔ آپ اپنی ۳ دسمبر ۲۰۱۳ء کی ای میل میں لکھتے ہیں۔۔۔۔

(8) "just cursing khalifa sani of ahmadiya jamaat is not everlasting topic of interest for all, they can do this wazeefa in night time ibadaat, but interest of people should be respected"

الجواب۔ خاکسار نے اپنی تحریروں اور تقاریر میں کبھی خلیفہ ثانی صاحب کے بارے میں لعنت ملامت نہیں کی لیکن اُس نے جماعت احمدیہ میں جو دجل اور فساد پھیلا یا ہے۔ اس پر بذریعہ دلائل تنقید کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ جس طرح خانہ کعبہ میں جو بت رکھے ہوئے تھے

اُن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سخت تنقید کیا کرتے تھے اور کفار مکہ حضرت ابوطالب سے یہی شکایت کیا کرتے تھے کہ آپ اپنے بھتیجے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو روکیں کہ وہ ہمارے بتوں کی تحقیق نہ کیا کرے۔ بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کو ان بتوں سے پاک کیا تھا۔ حضرت امام مہدی مسیح موعودؑ نے ساری زندگی تثلیثی فتنہ پر سخت تنقید کی تھی اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ عیسائیوں کے خدا کو مارو اسی میں اسلام کی زندگی ہے۔ جیسا کہ خاکسار پہلے ثابت کر چکا ہے کہ جناب خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر ایک جھوٹا دعویٰ تھا اور خاکسار کا آپ سے سوال ہے کہ جب ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کا اصل مصداق یعنی موعود زکی غلام مسیح الزماں دنیا میں نزول فرمائے گا تو کیا وہ جناب خلیفہ ثانی صاحب کے اُس دجل اور فساد پر تنقید نہیں کرے گا جو انہوں نے ایک جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کر کے جماعت احمدیہ میں پھیلا یا ہوا ہے۔ اگر موعود زکی غلام نے اپنے نزول کے بعد یہ کام نہیں کرنا تو پھر آپ مجھے بتائیں کہ اُسکی بعثت کا اور مقصد کیا ہوگا؟؟ واضح رہے کہ عیسائیت میں جو کام پولوس نے کیا تھا۔ وہی کام جناب خلیفہ ثانی صاحب نے جماعت احمدیہ میں کیا ہے۔ امر واقع یہ ہے کہ جماعت احمدیہ میں وہ خلیفہ ثانی سے زیادہ پولوس ثانی ہیں۔ لہذا خاکسار کا مشن ہی یہ ہے کہ خلیفہ ثانی صاحب نے جو جماعت احمدیہ پر ظلم کیے اور فساد پھیلانے ہیں انکے متعلق افراد جماعت کو آگاہ کروں۔ اگر آپ یا قادیانی جماعت سمجھتی ہے کہ میں غلط کام کر رہا ہوں تو آپ سب کو چاہیے کہ میدان میں آکر جناب خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کا بذریعہ دلائل دفاع کریں۔

آپ ۳ دسمبر ۲۰۱۳ء کی اپنی ای میل میں لکھتے ہیں۔

(9) "I am nor sure in which words hazrat Janbah sahib alahis salam has been addressed by Allah Taala but he is certain that his status is of nabiullah"

الجواب۔ خاکسار نے اپنی کتب اور مضامین میں اپنے متعلق سب کچھ بتایا ہوا ہے اور امید ہے آپ کو اپنے سوال کا جواب بھی مل گیا ہوگا۔

آپ اپنی ۴ دسمبر ۲۰۱۳ء کی ای میل میں لکھتے ہیں۔۔۔۔۔

(10) "Those who have coined other terms like zakee ghulam, musleh maood, motamad e ayub e ahmadiyat, mahmood sani maryami kafiyat without giving birth to any child, should dare to come in front of curtain though its hard in maryami kafiyat"

الجواب۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم کو ایک زکی غلام کی بشارت دی تھی۔ محمدی مریم نے آگے اپنے اس موعود زکی غلام کو اپنے الفاظ میں مصلح موعود قرار دیا تھا۔ لہذا آپ کو واضح رہے کہ زکی غلام اور مصلح موعود کی اصطلاحات خاکسار نے نہیں گھڑیں۔ خاکسار اس ضمن میں کافی کچھ اپنے مضامین میں بیان کر چکا ہے۔ مزید علم کیلئے آپ خاکسار کی کتاب غلام مسیح الزماں کے صفحات ۱۶۷ سے ۱۷۳ تک ضرور پڑھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو مریمی کیفیات کی حقیقت کا پتہ چل جائے گا۔ باقی خاکسار کسی پردے کے پیچھے سے یہ باتیں نہیں کر رہا بلکہ عرصہ بیس (۲۰) سال سے میدان میں قادیانی خلفاء اور علماء اور دیگر قادیانی پروانوں کے آگے کھڑا ہوا ہے۔ آپ یہ نصیحت قادیانی خلفاء اور علماء کو کریں کہ وہ اب چپ کاروزہ بھی توڑیں اور پردے سے نکل کر مدعی موعود زکی غلام مسیح الزماں کا

سامنا بھی کریں۔ اسی ای میل میں آپ آگے لکھتے ہیں۔۔۔

(11) "commonality in lahoree jamaat, hazrat nasir ahmed sultani a.b.a, hazrat Janbah sahib alahis salam is one that is bughze e mahmood, this is blessing that atleast they have (qadr e ishtirak)"

الجواب۔ خاکسار نے اپنے مضامین اور کتب میں جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کے جن غلط کاموں کی نشاندہی کی ہے۔ کیا آپ یا قادیانی جماعت اس کو جھٹلا سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ لہذا آپ کی بغض محمود کی اصطلاح میں کوئی صداقت نہیں۔ یہ آپ کا صرف تعصب ہے۔ آپ کو چاہیے کہ پہلے آپ قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلق مبشر الہامات کی روشنی میں جناب خلیفہ ثانی صاحب کوز کی غلام (مصلح موعود) ثابت کر کے دکھائیں؟؟ اسکے بعد اگر آپ اس قسم کے الزامات کسی پر لگانا چاہیں تو ضرور اپنا شوق پورا کر لیں۔ خلیفہ ثانی صاحب کو موعود زکی غلام ثابت کیے بغیر آپ کے اس الزام کے متعلق یہی کہا جاسکتا ہے کہ **جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے**
جناب مقبول احمد صاحب اپنی ۲ دسمبر ۲۰۱۳ء کی ای میل میں لکھتے ہیں۔۔۔

(12) "Mirza Sahib used to answer like: jawab and then jawab Al jawab, even though there was no twitter, facebook or email forum. What an energetic and bold person he was! Now mamoreen and their followers hesitate, why?"

الجواب۔ جناب مقبول احمد صاحب۔ جواباً عرض ہے کہ خاکسار تو اپریل ۱۹۹۳ء سے میدان میں کھڑا قادیانی خلیفوں، علماء کو گفتگو کیلئے بلا رہا ہے لیکن حضرت مرزا صاحب کے اس ادنیٰ غلام کا سامنا کرنے کیلئے کوئی تیار نہیں ہے۔ کیا آپ کو اس واقعہ کی خبر نہیں ہے؟ اگر آپ یا کوئی اور قادیانی ہے تو میدان میں آجائے تو آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مرزا صاحب کے اس موعود زکی غلام کی حقیقت کا پتہ چل جائے گا۔ خالی بے بنیاد باتیں اور بک بک کرنے کا تو کوئی فائدہ نہیں۔ جناب ملک منور احمد صاحب۔ ۵ دسمبر ۲۰۱۳ء کو لکھتے ہیں۔۔۔

(13) "In case of hazrat Janbah sahib alahis salam we calculated that he is nabiallah but still not have the revelation of his appointment, hopefully some of his sehaba will update in this regard"

الجواب۔ خاکسار نے اپنے مضامین اور کتب میں اپنے دعویٰ کے سلسلہ میں کافی روشنی ڈالی ہوئی ہے۔ اور مجھے اُمید ہے آپ کو ڈھونڈنے سے آپ کے سوال کا جواب مل جائے گا۔ جناب مقبول احمد صاحب اپنی ۶ دسمبر ۲۰۱۳ء کی ای میل میں لکھتے ہیں۔۔۔

(14) "Agar koi Mamoor na bola to iss khala ko purr karnay kay liya na-ay mamoreen munass-e-shahood perr a ja ingay. Bol Kay lab Azad hain tairay!"

الجواب۔ جناب مقبول احمد صاحب۔ خاکسار اپریل ۱۹۹۳ء سے اپنے مدلل دعویٰ کیساتھ قادیانی خلفاء اور علماء کے آگے میدان میں کھڑا ہے۔ لیکن آپ کے خلیفوں اور مولویوں کے منہ بند ہو چکے ہیں۔ میں نے قطعی دلائل کیساتھ جناب خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو ایک جھوٹا دعویٰ ثابت کر دیا ہے۔ کیا آپ یا کوئی قادیانی خلیفہ یا کوئی مولوی میدان میں آکر جناب خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو سچا

ثابت کرنے کیلئے اپنا منہ کھولے گا؟ ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ۱۹۸۴ء کے شروع میں یہ خبر دی تھی کہ اے عبدالغفار! تو میرے برگزیدہ بندے جناب حضرت مرزا غلام احمدؒ کی اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔۔۔ ”اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔“ (تذکرہ صفحہ ۵۱۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹)

خاکسار اپریل ۱۹۹۳ء سے آج تک نہ صرف قادیانی خلفاء اور علماء کا بلکہ سب کا منہ بند کر کے کھڑا ہوا ہے۔ اگر کسی کو اس میں کوئی شک ہو تو وہ میدان میں آ کر اپنی تسلی کر لے۔ جناب مقبول احمد صاحب میں آپ کا فقرہ آپ کے آگے رکھتا ہوں۔۔۔ ”بول کہ لب آزاد ہیں تیرے!“ جناب ملک منور احمد صاحب۔ ۷ دسمبر ۲۰۱۳ء کو لکھتے ہیں۔

(15) "unfortunatly our present mamoreen are either fighting with a person who is not present to answer them and in addition to that he is not mamoor minallah"

الجواب۔ آپ کا یہ سوال بے بنیاد ہے۔ ایک صدی قبل حضرت مرزا غلام احمدؒ نے تثلیثی عقیدہ کو پاش پاش کرنے کی جو جنگ لڑی تھی۔ اگر عیسائی اُس وقت کہتے کہ جناب مرزا صاحب یسوع مسیح پر تنقید کر رہے ہیں وہ تو دنیا میں موجود ہی نہیں ہیں؟ کیا عیسائیوں کا یہ اعتراض درست ہوتا؟ ہرگز درست نہ ہوتا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت آپ کی وفات کے بعد آپ کو غلط طور پر خدا تعالیٰ کا بیٹا بنا کر بیٹھی ہوئی ہے۔ وہ تو دنیا میں موجود ہی نہیں ہیں اور نہ ہی آپ نے لفظ کے حقیقی مفہوم کے مطابق اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا بیٹا کہا تھا۔ اسی طرح اگر خلیفہ ثانی صاحب۔ اس دنیا میں موجود نہیں ہیں۔ تو قادیانی جماعت تو موجود ہے۔ اور اُس پر فرض ہے کہ وہ جناب خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کا دفاع کرے۔ لیکن عزیز من دفاع تو صرف سچ کا ہوا کرتا ہے۔ جھوٹا خواہ مردہ ہو یا زندہ۔ وہ اپنے جھوٹ کا دفاع نہیں کر سکتا؟ آپ اپنی ۱۲ دسمبر ۲۰۱۳ء کی ای میل میں لکھتے ہیں۔۔۔

(16) "is there any fitna e mahmood or musleh maood is mentioned as threat to islam?"

الجواب۔ جناب خلیفہ ثانی صاحب کے جھوٹا دعویٰ مصلح موعود یا فتنہ محمودیت کا احمدیت یعنی حقیقی اسلام کیلئے اتنا ہی خطرہ ہے جتنا اسلام کیلئے تثلیثی فتنہ خطرناک تھا۔ تبھی حضرت بائے جماعت نے فرمایا تھا کہ عیسائیوں کے خدا کو مارو۔۔۔ کیونکہ اسی میں اسلام کی زندگی ہے۔ یہی معاملہ جناب خلیفہ ثانی صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کا ہے۔ جناب خلیفہ ثانی صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کی ہلاکت میں ہی اسلام اور احمدیت کی زندگی پوشیدہ ہے اور اسی کیساتھ اسیروں کی رستگاری بھی وابستہ ہے۔ آپ ۷ دسمبر ۲۰۱۳ء کو لکھتے ہیں۔۔۔

(17) "I have sent rather replied and forwarded and e mail where in those people who due to khatm e nabuwat believe that mirza ghulam ahmad alahis salam was a false and imposter nabi, they have sent several hawala jat, while ahmadiyah in germany and Canada by hazrat abdul ghaffar Janbah alahis salam is ready to fight and demanding a majlis maushawart between ahmadis and probably are not

reading those allegations, if mirza sahib has no base that those who are claiming on the basis of mirza sahib has no foundation, please save your self first."

الجواب۔ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ پر لگائے گئے مخالفین کے الزامات کا جواب اگرچہ حضورؑ اپنی زندگی میں مسکت رنگ میں دے گئے تھے لیکن آپکی وفات کے بعد آپ کے پیروکار بھی مخالفین کے ایسے بودے الزاموں کا جواب دیتے چلے آ رہے ہیں۔ اور آپ کے توجہ دلانے پر خاکسار بھی اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۰/ دسمبر ۲۰۱۳ء میں ایسے بیہودہ اور جھوٹے الزاموں کا جواب دے چکا ہے۔ منکرین کے منہ تو بند نہیں کیے جاسکتے اور یہ کام تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے۔ آپ ۱۹/ دسمبر ۲۰۱۳ء کو لکھتے ہیں۔۔۔

(18) "now an urgent request is sent again, that according my knowledge there is hadith of kasoof o khasoof that is one time event for Mehdi not masih. hazrat Janbah sahib alahis salam has claims of masihuz zaman, ghulam e maseehuyz zaman, musleh maood, mujaddid 15th century but not imam Mehdi. If he has claim of imam Mehdi then we have to see whether nabi karim s.a.w said for all imam mehdis or one time manifestation."

الجواب۔ خاکسار آپ کے اس سوال کا جواب اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۸/ جون ۲۰۱۳ء (خسوف و کسوف کے نشان کیساتھ موعودؑ کی غلام مسیح الزماں کا تعلق) میں دے چکا ہے۔ علاوہ اسکے جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۱۳ کے موقع پر مورخہ ۱۸/ اگست ۲۰۱۳ء کو اپنی اختتامی تقریر (خسوف و کسوف نشان کے علاوہ موعودؑ کی غلام کی سچائی کے دیگر نشانات) میں بھی آپ کے سوال کا جواب موجود ہے۔ اُمید ہے آپ مذکورہ خطبہ اور تقریر کو سن کر خاکسار کے جواب سے آگاہ ہو جائیں گے۔ آپ ۲۰/ دسمبر ۲۰۱۳ء کو لکھتے ہیں۔۔۔

(19) "hazrat Janbah alahis salam saw in his dream that daughter of khalifa tul masih rabeen been selected for shadee with Janbah sahib alahis salam but there was no punishment procedure given so this shadee became just dream and could not materialized."

الجواب۔ خاکسار نے جناب خلیفہ رابع صاحب کی بیٹی عطیۃ الحجیب کے سلسلہ میں اپنی خواب اور اسکی تعبیر کا اپنی کتاب غلام مسیح الزماں کے صفحات (۶۷ تا ۷۰) پر ذکر کیا ہوا ہے۔ اسی طرح خاکسار نے اپنے مضمون نمبر ۳۲ (حضرت مہدی و مسیح موعودؑ اور پیشگوئی محمدی بیگم) کے صفحات ۷ تا ۱۱ پر بھی عطیۃ الحجیب سے متعلقہ خواب اور اسکی تعبیر کا ذکر کیا ہوا ہے۔ علاوہ اسکے alghulam.com پر نیز نمبر ۷۱ (news-71) میں عطیۃ الحجیب کی طلاق کے سلسلہ میں اُنکے والد جناب خلیفہ رابع صاحب کا خطبہ اور اس پر خاکسار کا تبصرہ بھی آپ پڑھ سکتے ہیں۔ ایک منفرد (unique) شادی کے بعد اپنی بیٹی کے واپس گھر آ جانے کے بعد جناب خلیفہ رابع صاحب کو خاکسار کے سچے موعودؑ کی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) ہونے اور خاکسار کی ایک سابقہ خواب (خواب نمبر ۲۔ غلام مسیح الزماں۔ صفحہ ۶۴) کی تعبیر کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے عطیۃ الحجیب کی جو خبر دی تھی اس خبر کے سچا ہونے کا بھی جناب خلیفہ رابع صاحب کو یقین ہو گیا تھا۔ اب ان دونوں سچائیوں اور حقائق سے جناب خلیفہ رابع صاحب بھاگتے پھر رہے تھے۔ ۱۰/ جولائی ۱۹۹۸ء کے خطبہ جمعہ میں انہوں نے بڑے

غصہ میں احمدیوں کی نظروں سے اپنے ان دونوں جرائم کو چھپانے کیلئے اپنی بیٹی کی طلاق کا (کوئی بھی احمدی اس معاملہ میں خلیفہ صاحب سے اظہارِ افسوس نہ کرے) اس رنگ میں ذکر فرمایا تھا۔ جماعت احمدیہ اصلاح پسند جرمنی کے جلسہ سالانہ ۲۰۱۲ء کے موقعہ پر اسی موضوع (عطیۃ الحجیب کی طلاق کی اصل حقیقت) پر خاکسار کی ایک مفصل تقریر بھی آپ سن سکتے ہیں۔

آپ نے سوال اٹھایا ہے کہ اس شادی کے سلسلہ میں کسی سزا کا ذکر نہیں ہوا ہے۔ خاکسار جواباً عرض کرتا ہے کہ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو جو خواب دکھائی تھی اور پھر چھ سال بعد اس خوب کی جو اللہ تعالیٰ نے مجھے تعبیر بتائی تھی۔ وہ میں نے لفظ بلفظ جناب خلیفہ رابع صاحب کے آگے بیان کر دی تھی۔ عطیۃ الحجیب کے بارے میں خاکسار کا خواب اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکی بتائی گئی تعبیر سے تقریباً سب احمدی آگاہ ہیں اور میرا یہ مقدمہ اب بھی تمام احمدیوں کے آگے موجود ہے۔ میں آپ کے سوال کے ضمن میں اتنی گزارش کرتا ہوں کہ جناب خلیفہ رابع صاحب جیسے خلیفہ کے آگے یہ مقدمہ رکھنا کہ آپ کے والد جناب خلیفہ ثانی صاحب مصلح موعود نہیں تھے۔ انکا دعویٰ قطعی طور پر ایک جھوٹا دعویٰ تھا۔ اور خاکسار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے مطابق مدعی موعود کی غلام مسیح الزماں یعنی سچا موعود مصلح ہے۔ اور پھر اپنے دعویٰ کیساتھ جناب خلیفہ رابع صاحب کو اسکی دختر نیک اختر کے سلسلہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی جو خبر تھی اُسے صاف صاف الفاظ میں بیان کر دیا تھا۔ جناب خلیفہ رابع صاحب میرا دعویٰ اور اپنی بیٹی کے متعلق خبر پڑھ کر بظاہر خاموش ہو گئے اور انہوں نے جواباً مجھے ایک خط لکھا تھا۔ آپ انکا یہ جوابی خط ویب سائٹ alghulam.com پر خطوط سیکشن میں میرے خط نمبر ۲ کے بعد پڑھ سکتے ہیں۔ دراصل جناب خلیفہ صاحب نے اپنے خط میں جو مجھے جواب دیا تھا۔ یہ جواب انکا اصلی جواب نہیں تھا۔ انکا یہ جواب تو محض مجھے خاموش کرنے کیلئے دیا گیا تھا۔ اس ڈر سے کہ کہیں یہ شخص جماعت احمدیہ میں علی الاعلان اپنے دعوے کا اظہار نہ کر دے۔ اُنکے دل میں یہ بات تھی کہ جب میری بیٹی اپنے گھر میں آباد ہو جائے گی تو پھر میں اس مدعی غلام مسیح الزماں کی خبر لوں گا۔ اور یہ بات میں محض اپنے قیاس سے نہیں کہہ رہا بلکہ بعد ازاں انہوں نے جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۱۰ء کے خطبہ جمعہ میں جو الفاظ اس عاجز کے متعلق استعمال کیے تھے۔ خلیفہ صاحب کے یہ الفاظ میرے اس بیان کی تصدیق کرتے ہیں۔ بہر حال میرے دعوے اور اپنی بیٹی کے متعلق خاکسار کی طرف سے پیغام سننے کے بعد بھی انہوں نے اپنی بیٹی کو طے شدہ پروگرام کے مطابق اپنے برادر نسبتی کے بیٹے کیساتھ روانہ کر دیا۔ اور اب وہ اس انتظار میں تھے کہ جب میری بیٹی اپنے گھر میں آباد ہو جائے گی تو پھر انہوں نے اپنے خطبات میں خاکسار اور خاکسار کے دعویٰ پر برسنا تھا۔ **لیکن خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت کہ جناب خلیفہ صاحب کے یہ ارمان اُنکے دل میں ہی رہ گئے۔ اور اُنکی بیٹی کی شادی چھ ماہ بھی نہ چل سکی اور طوبیٰ بی بی صاحبہ کھوٹے سسکے کی طرح واپس اپنے باپ کے گھر آ گئی۔** جناب ملک منور صاحب۔ اللہ تعالیٰ نے عطیۃ الحجیب کی شادی جو کہ اپنے ہی خاندان میں اپنے ہی قریبی رشتہ دار یعنی فرسٹ کزن کیساتھ ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس شادی کو توڑ کر خاکسار کی صداقت پر کیا مہر تصدیق ثابت نہیں کی تھی؟ بیٹی کے واپس آنے کے بعد جناب خلیفہ رابع صاحب پر پہلا ڈیپریشن کا حملہ ہوا۔ یعنی وہ تین ہفتے مسجد فضل لندن میں نماز پڑھانے کیلئے نہیں آئے۔ وہ کہتے تھے کہ میں اس حالت میں نہیں ہوں کہ نماز پڑھا سکوں۔ یہ غالباً ۱۹۹۷ء کے آخری مہینوں کی بات ہے

واضح رہے کہ جناب خلیفہ رابع صاحب پر یہ غم کا حملہ یا ڈیپریشن کا حملہ صرف اس وجہ سے نہیں ہوا تھا کہ اُنکی ایک بیٹی شادی کے بعد واپس گھر آگئی تھی بلکہ اس وجہ سے ہوا تھا کہ وہ جان گئے تھے کہ شادی کی ناکامی کے بعد میری بیٹی کے گھر واپس آنے سے مدعی موعود کی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) اپنے دعویٰ میں سچا ثابت ہو چکا ہے جو کہ اُنہیں قبول نہیں تھا۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ کسی باپ یا خلیفہ کی اس سے بڑی کیا سزا ہو سکتی ہے کہ اُسکی آرزوں کے برخلاف اُسکی بیٹی جس کو اُس نے بڑی دھوم دھام اور unique رنگ میں اپنے گھر سے الوداع کیا تھا۔ وہ بیٹی نہ صرف اپنی شادی کی ناکامی کی وجہ سے چھ ماہ سے بھی کم عرصہ میں اپنے باپ کے گھر واپس آگئی بلکہ اُس نے واپس آکر خاکسار کے دعویٰ کو بھی سچا ثابت کر دیا تھا۔ یہ وہ غم تھا جس کی وجہ سے جناب خلیفہ رابع صاحب زمین پر گر پڑے۔ اور اس سے بڑی کسی متکبر خلیفہ کو کیا سزا ہو سکتی ہے کہ اُسکی خواہشوں کے برخلاف اللہ تعالیٰ نے ایک مدعی غلام مسیح الزماں (جسے وہ حقیر سمجھتا تھا) کو اُسکے آگے سچا ثابت کر دیا تھا؟ فَتَنْدَبِرُوا إِلَيْهَا الْعَاقِلُونَ۔ جناب خلیفہ رابع صاحب نے جو کام کیے تھے وہ درست نہیں تھے۔ اب وہ اگلی دنیا میں جا چکے ہیں۔ لیکن ابھی اس دنیا میں خاکسار بھی زندہ موجود ہے۔ خلیفہ رابع صاحب کی بیٹی بھی زندہ موجود ہے اور اس ضمن میں خاکسار کا مقدمہ بھی جماعت احمدیہ کے آگے موجود ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ میرا مہربان اور عظیم طاقتوں والا خدا اپنی باتوں کو پورا کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور وہ خلیفہ رابع صاحب کی بیٹی عطیہ العجیب کے سلسلہ میں اپنی باتوں کو ضرور پورا کرے گا۔ انتظار کریں اور دیکھیں۔۔۔

دیراگر ہو تو اندھیر ہرگز نہیں، قول اٰفَلِي لَهْمَانْ كَيْدِي مَتَيْنِ سُتُّ اللّٰهَ هِيَ لَاجْرَم بِالْيَقِيْنِ، بات ایسی نہیں کہ بدل جائے گی

عزیز مہر سید مولود احمد صاحب کی دین محمد شاہد کے نام ایک ای میل کے جواب میں جناب محمود احمد صاحب ۲۳ دسمبر ۲۰۱۳ء کو لکھتے ہیں۔۔

(20) "As said every golden colour thing is not gold and so to speak for your argument you tried to colour it the way Muslims or Ahmadis present for Hazrat Mohd SAW or Maseeh e Maud(as). Problem here is that you guys are trying to prove that a son of promised Messiah(as) who spent whole of his life submitting himself to Allah and what was descendant and despite all this he was not guided. You are trying throw garbage upward my friend realize that. If we go with your arguments then it proves that majority of the sohaba was gone wrong right after the death of promised Messiah's and all of his offspring were wasted and no one was given the right faith and I seek refuge Allah from this non-sense logic as it can't stand on itself...Khata kartay ho baaz ao agar kuch khauf e yazdaan hay!!!!"

الجواب۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ جناب خلیفہ صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلقہ گیارہ مبشر الہامات رد کرتے ہیں یعنی جھوٹا ثابت کرتے ہیں۔ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ جناب خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود سچا تھا تو اُس پر واجب ہے کہ وہ قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلقہ گیارہ مبشر الہامات کی روشنی میں جناب خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ کو سچا ثابت کر کے دکھائے۔ جو خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو سچا سمجھتا ہے یہ ثابت کرنا اس پر لازم ہے اور اُسکی ذمہ داری۔ لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ مذکورہ ذرائع سے جناب خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو سچا ثابت نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی آپ کا دعویٰ سچا تھا۔ اگر محمود صاحب جو ابابا یہ کہیں کہ جناب خلیفہ ثانی

صاحب کی سچائی کیلئے جماعت احمدیہ کی اکثریت کا انہیں مصلح موعود تسلیم کر لینا ہی کافی ہے۔ اگر محمود صاحب کا یہی خیال ہو تو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ عیسائیوں کی اکثریت کا ہزاروں سال سے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کو ابن اللہ ماننے سے کیا وہ حقیقتاً ابن اللہ ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں ہو سکتے۔ اس قسم کی سوچ اور خیال ہی ایک بیہودہ (nonsense) منطق ہے۔

باقی واضح رہے کہ ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے سلسلہ میں اصحاب یا جماعت احمدیہ کی اکثریت نے غلطی کی یا وہ سارے گمراہ تھے بلکہ ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ ۱۹۱۴ء میں چند ناعاقبت اندیش اصحاب احمد نے بغیر سوچے سمجھے محض خلیفہ ثانی صاحب کی خوشنودی کے حصول کیلئے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کو ان پرنٹ کر کے ایک انتہائی غلط کام کیا تھا۔ یہ چند کالی بھیڑیں تھیں سارے اصحاب احمد کا یہ کام نہیں تھا۔ خلیفہ ثانی صاحب نے بعد ازاں بڑی پلاننگ کیساتھ جب ۱۹۴۴ء میں ایک خواب کا سہارا لے کر دعویٰ مصلح موعود کیا تو پھر جماعت احمدیہ قادیان (جن میں اصحاب احمد بھی شامل تھے) کی یہ مجبوری تھی کہ وہ جناب خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ کو قبول کرتے کیونکہ وہ تو پہلے ہی جناب خلیفہ ثانی صاحب کی بیعت میں تھے۔ باقی میں سوال کنندہ سے کہتا ہوں کہ جناب خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ ہی غلط تھا لہذا ان تمام لوگوں کو جو خلیفہ ثانی صاحب کو مصلح موعود بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں انہیں خوف یزدان کرنا چاہیے؟؟؟ عزیزم منصور احمد صاحب کی ای میل کے جواب میں جناب ندیم صاحب ۲۵ دسمبر ۲۰۱۳ء کو لکھتے ہیں۔۔۔

(21) "Can you provide any writing of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad Alayhissalam saying Musleh Maud is his only spiritual son and not his physical son?"

الجواب۔ موعود کی غلام (مصلح موعود) کے روحانی فرزند ہونے کے سلسلہ میں حضرت مرزا غلام احمد کی تحریروں کی بجائے وہ زبردست طاقتوں والا خدا جس نے حضرت مرزا غلام احمد کو امام مہدی و مسیح موعود بنایا تھا اُسکے گیارہ مبشر الہامات موجود ہیں جو اس حقیقت کی تصدیق کر رہے ہیں کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیا گیا موعود کی غلام حضور کا روحانی فرزند ہوگا۔ اور وہ کسی آئندہ زمانے میں آپکی ذریت یعنی جماعت احمدیہ میں پیدا اور ظاہر ہوگا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے بالمقابل ملہم کی تحریر کی حیثیت ثانوی ہے۔ جیسا کہ اس ضمن میں بذات خود ملہم فرماتے ہیں۔ خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو وہاں قدرت یہاں در ماندگی فرق نمایاں ہے جناب ملک منور صاحب ۲۵ دسمبر ۲۰۱۳ء کو لکھتے ہیں۔۔۔

(22) "(1) in the past history of religion no true prophet had been entrusted with the work of takzeeb or prove false the claim of some body passed before them, most of time they only focus on their own teaching or training work.

(2) another unique thing which never happened before, non of the prophets had claimant of prophethood more than two at a time. This is pity on our part or blessing that at this point of time three full fledge prophets mashaallah.

(3) another issue is physical or jismani son could be a rohani farzand too but rohani farzand only could

not be a jismani friend at all. hazrat ibraheem has jismani farzand, hazrat zakriya has jismani ghulam and hazrat maryam and his-- ----has physical son and hazrat masih maood alahis salam has jismani and rohani farzand but he is not khatam or khatim at all there is possibility of rohani and jismani both."

الجواب۔۔۔ (۱) آپکے پہلے سوال کے سلسلہ میں جواباً گزارش ہے کہ ماضی کی مذہبی تاریخ میں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی کہ کسی سچے نبی نے کوئی جھوٹا دعویٰ کیا ہو۔ اب سوال ہے کہ جب کسی سچے نبی نے کوئی ایسا جھوٹا دعویٰ ہی نہیں کیا تھا تو پھر بعد ازاں آنیوالے نبیوں کا کسی نبی کی تکذیب کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے؟ حتیٰ کہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی طرف چند جھوٹے عقائد بھی اُسکی اُمت نے منسوب کیے ہیں۔ مثلاً حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم نے یہ نہیں کہا تھا کہ میں نعوذ باللہ ابن اللہ ہوں۔ آپ نے یہ بھی نہیں فرمایا تھا کہ میں واقعہ صلیب کے بعد زندہ ہو کر بحسم غضری آسمان کی طرف اُٹھالیا جاؤں گا۔ اور آخری زمانے میں دین اسلام کی فتح اور غلبے کی راہ ہموار کرنے کیلئے زندہ بحسم غضری آسمان سے نازل ہوں گا۔ یہ سب بے بنیاد اور بیہودہ (nonsense) عقائد لوگوں نے اس اسرائیلی برگزیدہ نبی کی طرف منسوب کیے تھے۔ یہ جو بے بنیاد اور جھوٹے عقائد حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کی طرف منسوب کیے گئے تھے۔ ان جھوٹے عقائد کی وجہ سے دنیا میں جو شرک اور بت پرستی پھیلی۔ اس شرک اور بت پرستی کا قلع قمع کرنے اور ان جھوٹے عقائد کے سلسلہ میں لوگوں کی حوصلہ شکنی کرنے اور انہیں ان سے باز رکھنے کیلئے بعد ازاں اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ اُمتی نبی حضرت مرزا غلام احمدؑ نے کیا عیسائیوں کے اس فرضی خدایسوع مسیح اور مسلمانوں کے اس فرضی مسیح عیسیٰ ابن مریم جو اُنکے زعم میں زندہ بحسم غضری آسمان پر بیٹھا ہوا ہے پر نہ صرف سخت تنقید کی تھی بلکہ ان جھوٹے عقائد کو بھی آپ نے سخت رگڑا دیا تھا۔ جیسا کہ آپ اسی ضمن میں فرماتے ہیں۔

(۱) ”وہ ایک عورت کے پیٹ میں نومہینہ تک بچہ بن کر رہا اور خون حیض کھاتا رہا اور انسانوں کی طرح ایک گندی راہ سے پیدا ہوا اور پکڑا گیا اور صلیب پر کھینچا گیا“۔ (روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۵ بحوالہ ست پنچن)

(۲) ”یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ جن جن پیشگوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپ نے فرمایا ہے۔ ان کتابوں میں ان کا نام و نشان نہیں پایا جاتا بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپکے تولد سے پہلے پوری ہو گئیں اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چُرا کر لکھا ہے۔ اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔ لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔“ (روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحات ۲۸۹ تا ۲۹۰ بحوالہ انجام آتھم مع ضمیمہ)

(۳) ”ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کیلئے تیار ہو گئے تھے۔ آپکی انہی حرکات سے آپکے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور انکو یقین تھا کہ آپکے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔“ (ایضاً

(۴) ”عیسائیوں نے بہت سے آپکے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولادیں ٹھہرایا۔ اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔ اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرام کار اور حرام کی اولاد بنیں۔“ (ایضاً صفحہ ۲۹۰)

(۵) ”آپ کا یہ کہنا کہ میرے پیروز ہر کھائیں گے اور ان کو کچھ نہیں ہوگا۔ یہ بالکل جھوٹ نکلا۔ کیونکہ آج کل زہر کے ذریعہ سے یورپ میں بہت خودکشی ہو رہی ہے۔ ہزار ہا مرتے ہیں۔ ایک پادری گو کیسا ہی موٹا ہوتا رہتا اسٹرنکسٹیا کھانے سے دو گھنٹے تک باسانی مر سکتا ہے۔ پھر یہ معجزہ کہاں گیا۔ ایسا ہی آپ فرماتے ہیں کہ میرے پیرو پہاڑ کو کہیں گے کہ یہاں سے اٹھ اور وہ اٹھ جائے گا۔ یہ کس قدر جھوٹ ہے بھلا ایک پادری صرف بات سے ایک اُلٹی جوتی سیدھا کر کے تو دکھلائے۔“ (ایضاً صفحہ ۲۹۱)

(۶) ”آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپکی زنا کار اور کبھی عورتیں تھیں۔ جنکے خون سے آپکا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کیلئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کجخبریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کجبری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اُسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اُسکے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اُسکے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔“ (انجام آتھم مع ضمیمہ۔) (ایضاً صفحہ ۲۹۱)

امید ہے اب آپ کو آپکے پہلے سوال کا جواب بھی مل گیا ہوگا اور اس ضمن میں آپکی غلط فہمی بھی دور ہوگئی ہوگی۔

(۲) آپکے دوسرے سوال کے ضمن میں جواباً گزارش ہے کہ یہ بھی آپکی غلطی ہے کہ پہلے زمانوں میں ایک وقت میں صرف دونی ہی ہوئے ہیں۔ واضح رہے کہ بقول حضرت حکم و عدل حضرت امام مہدی و مسیح موعود ایک ایک وقت میں بنی اسرائیل میں سینکڑوں نبی بھی ہوا کرتے تھے۔ اب آپکے بیان کو حجت مانا جائے یا کہ حضرت حکم و عدل کے بیان کو؟؟؟ اس ضمن میں آپ فرماتے ہیں۔

”اور عجیب تر یہ کہ بائبل میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایک مرتبہ بنی اسرائیل کے چار سونبی نے ایک بادشاہ کی فتح کی نسبت خبر دی اور وہ غلط فہمی یعنی بجائے فتح کے شکست ہوئی۔ دیکھو سلاطین اوّل باب ۲۲ آیت ۱۹۔“ (سبز اشتہار۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۵۳ ۴۵ حاشیہ)

امید ہے آپکے دوسرے سوال کے ضمن میں بھی آپکی غلط فہمی دور ہوگئی ہوگی۔ لیکن یہ بھی واضح رہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ایک وقت میں کئی کئی مجددوں اور مرسلوں کی بعثت کا سلسلہ اب ختم ہو چکا ہے۔ اب ہر صدی کے سر پر جب بھی دین اسلام میں بدعتوں اور غلطیوں کی اصلاح کیلئے اللہ تعالیٰ کسی مجدد کو مامور فرمائے گا تو وہ ایک ہی مجدد کو مبعوث فرمائے گا۔ ایک سے زیادہ شاذ و نادر ہی ہو سکتے ہیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ صدی کے سر پر مجدد یا مرسل ہونے کے دعو دار کئی بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن ان میں سچا ایک ہی ہوگا۔ مثلاً ایک صدی قبل اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد کو مجدد الف آخر، مہدی اور مسیح موعود بنا کر بھیجا تھا۔ لیکن آپکے وقت میں کئی اور جھوٹے مجدد، مہدی اور مسیح ہونے کے دعویدار بھی موجود تھے۔ حضرت مرزا صاحب کے علاوہ باقی سارے غلطی خوردہ تھے۔ جیسا کہ اس سلسلہ میں پیر سراج

الحق نعمانیؒ اپنی کتاب تذکرۃ المہدی میں حضرت مرزا صاحب کے علاوہ درج ذیل مدعیوں کا ذکر فرماتے ہیں۔

(۱) مہدی سوڈانی (۲) حافظ محمد جان (۳) مولوی ابوالقاسم ساکن امر وہہ (۴) مولوی عبدالعزیز موضع ارکاٹ (۵) لاہور میں ایک شخص مدعی مہدویت تھا (۶) ایک شخص لاہوری اور میں گیا اور دو شخص اسکے ساتھ تھے وہ بھی مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔ (۷) سید اصغر علی آف ریواڑی (۸) مولوی رشید احمد گنگوہی (۹) شیخ محمد یوسف آف سہارنپور (۱۰) نواب صدیق حسن خان (۱۱) ایک شخص انبالہ اور تھانیسر میں تھا۔ (۱۲) الہی بخش اکاؤنٹ لاہوری (۱۳) ایک صوفی درویش اجیر میں تھا جس کا دعویٰ تھا کہ چودھویں صدی کا مجدد میں ہوں۔ (۱۴) مولوی فضل الرحمان گنج مراد آبادی (۱۵) چراغ الدین ساکن جموں (۱۶) مرزا امام الدین بیگ ساکن قادیان (تذکرۃ المہدی صفحات ۱۹۰ تا ۲۰۲)

جناب ملک صاحب۔ اگر پندرہویں صدی ہجری کے سر پر ایک سے زیادہ دعویٰ موجود ہیں تو یہ آپ کیلئے پریشانی کی بات نہیں ہونی چاہیے کیونکہ ایک صدی قبل حضرت مجدد الف کے وقت میں آپ کے علاوہ سولہ (۱۶) اور دعویٰ بھی موجود تھے جو کہ سارے غلطی خوردہ تھے۔ آپ پر فرض ہے کہ آپ آجکل کے چند دعویٰ داروں میں سے سچے کی تلاش کر لیں اسی طرح جس طرح ایک صدی قبل سترہ (۱۷) دعویٰ داروں میں سے ایک صادق یعنی حضرت مرزا غلام احمدؒ کی لوگوں نے تلاش کر لی تھی۔

(۳) آپ کے تیسرے سوال کے ضمن میں گزارش ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کو ایک وجیہہ اور پاک لڑکا اور ایک زکی غلام کی بشارات دی تھیں۔ یہ موعود لڑکا تو حضرت بشیر احمد اول تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اُسے وفات دے کر اسکے بدلے کے طور پر اس کا مثیل دیا اور وہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد تھا۔ اسی طرح زکی غلام تو مثیل مبارک احمد ہے اور وہ حضورؑ کے گھر میں اللہ تعالیٰ نے پیدا ہی نہیں کیا تھا۔ لہذا موعود زکی غلام یعنی مثیل مبارک احمد (مصلح موعود) حضورؑ کا جسمانی لڑکا ہونے کی بجائے آپ کا روحانی فرزند ثابت ہوتا ہے۔ خاکسار نے اپنی کتب اور اپنے مضامین میں اسکی کافی تفصیل بیان کی ہوئی ہے۔ دوبارہ اسکے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ محمود احمد صاحب ندیم صاحب کے حوالے سے عزیزم منصور احمد صاحب کو ۲۵ دسمبر ۲۰۱۳ء کو لکھتے ہیں۔۔۔

(23) "Nadeem sahib has beautifully answered the question you have asked Mansoor sahib, Just for your satisfaction here is the translation of Maseeh e Maud(as) and there are many other occasions where Maseeh e Maud(as) kept explaining this topic to critics that this son will be born and never mentioned that who knows in what age after how many years his spritual son will be born."

الجواب۔ خاکسار اپنی کتب اور اپنے اس مضامین میں بڑی تفصیل کیساتھ یہ بیان کر چکا ہے اور ثابت بھی کر چکا ہے کہ وجیہہ اور پاک لڑکا سے متعلقہ الہامی پیشگوئی کے مطابق پہلے بشیر احمد اول پیدا ہوئے تھے۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے بشیر احمد اول کو وفات دے کر موعود لڑکا سے متعلقہ ضمنی الہامی پیشگوئی کو اسکے مثیل یعنی بشیر ثانی یا مرزا بشیر الدین محمود احمد کی طرف منتقل کر دیا تھا اور اس طرح وہی موعود لڑکا سے متعلقہ ضمنی الہامی پیشگوئی کے مصداق تھے۔ جہاں تک مصلح موعود یعنی موعود زکی غلام مسیح الزماں (نشان رحمت) کا تعلق ہے تو یہ موعود زکی

غلام (مثیل مبارک احمد) حضور کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ لہذا اس طرح جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق کس طرح ہو سکتے ہیں؟؟؟ اسکی تفصیل میری کتب اور مضامین میں موجود ہے۔ دوبارہ اسکے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔
جناب ملک منور احمد صاحب ۲۶ دسمبر ۲۰۱۳ء کو لکھتے ہیں۔۔۔

(24) "paishgoee musleh maood of 20th Feb 1886 is detail in nature which cover ghulam larka, tukham nasal, rohani aulad as well as jismani aulad, the ilhamat after sep 1907 still for beh ghulamin haleem is for son or grandson, and he did get grandson, grandson or son are the same thing and those ilhamat does not deal with paishgoee musleh maood, paishgoee laikhram, paishgoee doee, paishgoee athum, paishgoee taoon, paishgoee zalzala kangra, paishgoee of his sad demise, paishgoee of qudrat e saniya all are important paishgoee musleh maood is not much important."

الجواب۔ اس ضمن میں (اولاً) جواباً گزارش ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیا گیا زکی غلام جس کیساتھ حضور نے بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھا تھا۔ زکی غلام کے متعلق لڑکا ہونے کا حضور کا یہ قیاس اور اجتہاد تھا جو کہ بعد ازاں خطا ہو گیا۔ یہ موعود زکی غلام جو حلیم غلام بھی تھا اور بہت ساری دیگر علامتیں بھی اللہ تعالیٰ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں اُسکی بیان فرمائی ہوئی ہیں۔ یہ موعود زکی غلام حضور کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا۔ (ثانیاً) واضح رہے کہ عربی زبان میں غلام کا لفظ یا تو جسمانی لڑکا (سورۃ مریم۔ آیات ۸، ۲۰) کے متعلق بولا جاتا ہے اور یا پھر کسی غیر جسمانی لڑکے (یعنی نوجوان لڑکے (youth) کے متعلق (سورۃ یوسف۔ آیت ۲۰ اور اسی طرح سورۃ الکہف آیات ۷۵، ۸۱، ۸۳) استعمال ہوتا ہے۔ (ثالثاً) پوتے کے متعلق لفظ غلام نہ ہی قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے اور نہ ہی مروجہ عربی زبان میں یہ لفظ پوتے کے متعلق استعمال ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں پوتے کے متعلق لفظ نافلہ استعمال ہوا ہے۔ کسی عرب عربی کے پروفیسر نے مجھے بتایا تھا کہ عربی زبان میں پوتے کیلئے نافلہ بھی اور ایک اور لفظ اُس نے بتایا تھا کہ جو بولا جاتا ہے لیکن غلام کا لفظ پوتے کیلئے ہرگز استعمال نہیں ہوتا۔ جب نہ قرآن کریم میں اور نہ ہی عربی زبان میں یہ لفظ (غلام) پوتے کیلئے استعمال ہوتا ہو تو پھر آپ اس لفظ کو دھکے کیساتھ پوتے کیلئے کس طرح استعمال کر سکتے ہیں؟ اور چونکہ یہ زکی غلام بطور جسمانی لڑکا حضور کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا لہذا اس سے ثابت ہوا کہ زکی غلام آئندہ زمانے میں پیدا ہونیوالا حضور کا کوئی روحانی فرزند ہے۔ اور ہاں یہ حضور کی جسمانی نسل میں بھی پیدا ہو سکتا تھا اور آپکی روحانی اولاد یعنی جماعت احمدیہ میں سے بھی پیدا ہو سکتا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے چونکہ اس زکی غلام سے متعلقہ نشان رحمت خاکسار کو بنایا ہے لہذا یہ عاجز تو حضور کا صرف روحانی فرزند ہے۔ (رابعاً) آپکی یہ بات بھی قطعی طور پر جھوٹی ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود کوئی خاص اہم پیشگوئی نہیں ہے۔ خاکسار آپ سے پوچھتا ہے کہ اگر پیشگوئی مصلح موعود کوئی اہم پیشگوئی نہیں تھی تو پھر جماعت احمدیہ میں ہر سال یوم مصلح موعود کیوں منایا جاتا ہے؟؟؟ یوم لیکھرام، یوم ڈوئی، یوم آتھم، یوم طاعون کیوں نہیں منایا جاتا؟ جماعت احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعود اگر کوئی اہم پیشگوئی نہیں تھی تو پھر خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ کے بعد اب تک اُنہتر (۶۹) دفعہ یوم مصلح موعود کیوں منائے گئے ہیں؟؟؟

ہر سال یومِ مصلح موعود منانا بتاتا ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی ایک زبردست پیشگوئی اور نشانِ رحمت ہے۔ اور احمدیوں کی آزمائش کیلئے اللہ تعالیٰ نے میثاقِ النبیین کے حوالہ سے یہ پیشگوئی ملہم پر الہام فرمائی تھی۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ جب تک جھوٹے طور پر حضورؐ کی جسمانی اولاد دھکے کیساتھ اس الہامی پیشگوئی کی مصداق بنی رہی۔ اُس وقت تک تو یہ پیشگوئی بڑی اہمیت کی حامل تھی۔ اور اب جب یہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ موعودِ مصلح تو حضورؐ کا کوئی روحانی فرزند ہے اور آپکی جسمانی اولاد تو اس الہامی پیشگوئی کے دائرہ بشارت ہی میں نہیں آتی۔ تو اب اس الہامی پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت ختم ہو گئی ہے۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ کیا آپکا یہ تقویٰ ہے اور کیا آپکا یہ انصاف اور آپکی یہ دیانتداری ہے؟؟؟۔ جڑ ہے ہر ایک خیر و سعادت کی اتقا جس کی یہ جڑ رہی ہے عمل اُس کا سب رہا اُمید ہے اب آپ کو سمجھ آگئی ہوگی کہ جماعت احمدیہ میں یہ الہامی پیشگوئی مصلح موعود ایک زبردست اور ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے اور اس حقیقت کا انکار چاند پر تھونکنے کے مترادف ہے۔ آپ ۲۵ دسمبر ۲۰۱۳ء کو لکھتے ہیں۔۔۔

(25) "basharat dee keh ik beta Hay taira **jo ho ga eik din mahboob maira

bashrat kiya keh ik dil key ghaza dee** fa subhanalla zee akhzal aaadee"

الجواب۔ اگر حضورؐ کے مندرجہ بالا اشعار میں بیٹا سے مراد جسمانی لڑکا لیا جائے تو پھر حضورؐ کے ان اشعار کے اولاً مصداق جناب بشیر احمد اول تھے۔ اور بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات دے کر اس بیٹے سے متعلقہ پیشگوئی کو اسکے مثیل یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد کی طرف منتقل کر دیا۔۔۔ اور اگر حضورؐ کے ان اشعار میں اس بیٹا سے مراد مصلح موعود یعنی موعود زکی غلام لیا جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ حضورؐ کے ان اشعار میں اسی مصلح موعود اور اسی قمر الانبیاء اور اسی نضر الرسل کا ذکر ہے۔ تو پھر یہ مصلح موعود، یہ موعود زکی غلام، یہ موعود یوسف (مثیل مبارک احمد) حضورؐ کے گھر میں پیدا نہیں ہوا تھا۔ لہذا اس طرح یہ عظیم موعود بیٹا جسمانی ہونے کی بجائے حضورؐ کا روحانی فرزند ثابت ہوتا ہے۔ اور آپ اپنے اسی موعود یوسف کا ذکر اپنے منظوم کلام میں بھی اس طرح فرمایا کرتے تھے۔

باغ میں ملت کے ہے کوئی گل رعنا کھلا آئی ہے باد صبا گلزار سے مستانہ وار

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اُس کا انتظار

جناب محمود احمد صاحب عزیز منصور احمد صاحب کے حوالہ سے ۲۶ دسمبر ۲۰۱۳ء کو لکھتے ہیں۔۔۔

(26) "Do you have any where where you can show that he said this paishgoee will be fullfilled in

spiritual son and he was looking for a spiritual son?"

الجواب۔ جناب محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ کے بالمقابل ملہم یعنی حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کا فرمانا تو ویسے ہی ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے زکی غلام سے متعلقہ گیارہ (۱۱) مبشر الہاموں میں اپنے ملہم، اپنے برگزیدہ بندے پر واضح طور پر فرمادیا تھا کہ یہ موعود زکی غلام تیرا جسمانی لڑکا ہونے کی بجائے تیرا روحانی فرزند ہوگا۔ تو پھر کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ اس ضمن میں آپ ایسے غلطی خوردہ اور گمراہ حضرات اللہ تعالیٰ کے پاک اور مقدس گیارہ (۱۱) مبشر الہاموں کے بالمقابل ملہم کی تحریروں میں سے روحانی فرزند کے پائے جانے

کا خود ساختہ بہانہ کرتے پھر رہے ہیں؟ ان گیارہ (۱۱) مبشر الہاموں کی تفصیل خاکسار کی کتب اور مضامین میں بکثرت بیان کی جا چکی ہے۔ اسی ۲۶ دسمبر ۲۰۱۳ء کی ای میل میں جناب محمود احمد صاحب لکھتے ہیں۔۔۔

(27) "Now again, as per the quotes you have sent from Maseeh e Maud(as) writings, it shows clearly that he guessed for the Mirza Basheer uddeen Mahmood Ahmad as that son as he was not sure so saying tawafal mean he could or could not be and another son of his may be the one. Now the fact is that we see with our eyes all the signs were fulfilled with kamal shan in Mirza Basheer Uddin Mahmood Ahmed and Allah proved what Maseeh e Maud thought was right. Musleh Maud(as) worked on so many tasks and Allah made his successful and he claimed himself as a Musleh Maud and Allah kept giving him success over success. Kiya Khuda dhoky main hay aur tum ho mairay raazdaar!!!

”کیا شک ہے ماننے میں اُس مصلح موعود کے جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا: I used maseeh e Pak kalaam for Musleh Maud(as):
الجواب۔ جناب محمود احمد صاحب۔ خاکسار اپنی کتب اور مضامین میں بڑی تفصیل کیساتھ یہ حقیقت ثابت کر چکا ہے کہ موعود کی غلام یعنی مصلح موعود تو حضورؐ کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا تھا تو پھر مصلح موعود سے متعلقہ نشانیاں بڑی شان کیساتھ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کے وجود میں کس طرح پوری ہو گئیں؟ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کے جن کارناموں کی آپ بات کر رہے ہیں۔ انکی حقیقت کو جاننے کیلئے آپ خاکسار کی کتاب **آمدن عید مبارک بادت** کے صفحات ۶۷ تا ۷۷ کا مطالعہ ضرور کریں۔ اور ہاں جو الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں موعود لڑکا سے متعلقہ خصائل تھے۔ وہ ضرور بشیر احمد اول کے مثیل ہونے کے ناطے بشیر ثانی (مرزا بشیر الدین محمود احمد) کے وجود میں پورے ہو گئے ہونگے۔ جناب ملک منور احمد صاحب ۲۶ دسمبر ۲۰۱۳ء کو لکھتے ہیں۔۔۔

(28) "Hakaman Adalan are the words of nabi karim s.a.w.and it applies to the situations where some special issue was disputed among the ummah and either ulama brought it for decision in his court and he gave the verdict at that time he exercised the power of hakam and adal.....same is the case that nabi karim s.a.w made a paishgoee for musleh maood by saying(yata zawajo wa youlida laho), mean musleh maood is due to the shade of Hazrat masih maood not by rohani nizam,so the son should be his own otherwise neither rasoolulah nor masih maood found true."

الجواب۔ جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ (فَيَتَزَوَّجُ وَيُولِدُ لَهُ) کا تعلق ہے خاکسار گذشتہ صفحات میں اسکی حقیقت پر روشنی ڈال چکا ہے۔ پیشگوئیوں کے سلسلہ میں بذات خود حضرت حکم و عدل فرماتے ہیں۔

”در اصل بات یہ ہے کہ بسا اوقات انبیاء علیہ السلام اور دوسرے ملہمین پر ایسے امور ظاہر کیے جاتے ہیں کہ وہ اسرار استعارات کے رنگ میں ہوتے ہیں اور انبیاء علیہ السلام ان کو اسی طرح لوگوں پر ظاہر کر دیتے ہیں جس طرح وہ سنتے یاد رکھتے ہیں اور ایسا بیان کرنا غلطی میں داخل نہیں ہوتا کیونکہ اسی رنگ اور طرز سے وحی نازل ہوتی ہے اور یہ بھی ضروری نہیں ہوتا کہ الہامی اور کشفی پیشگوئیوں کے تمام استعارات

کانبی کو علم دیا جائے کیونکہ بعض ابتلا جو پیشگوئیوں کے ذریعہ سے کسی زمانہ کیلئے مقدر ہوتے ہیں۔ وہ علم کی اشاعت کی وجہ سے قائم نہیں رہ سکتے اور یہ بھی ممکن ہے کہ پیشگوئیوں کے بعض اسرار سے نبیوں کو اطلاع دی جائے مگر ان کو ان اسرار کے انشاء سے منع کیا جائے۔ بہر حال یہ امور نبوت کی شان سے ہرگز منافی نہیں ہیں کیونکہ کامل اور غیر محدود علم خدا تعالیٰ کی ذات سے خاص ہے۔“ (ایام الصلح - روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۷۶)

حضرت حکم و عدل کے بقول اور یہ بھی ضروری نہیں ہوتا کہ الہامی اور کشفی پیشگوئیوں کے تمام استعارات کانبی کو علم دیا جائے کیونکہ بعض ابتلا جو پیشگوئیوں کے ذریعہ سے کسی زمانہ کیلئے مقدر ہوتے ہیں۔ وہ علم کی اشاعت کی وجہ سے قائم نہیں رہ سکتے اور یہ بھی ممکن ہے کہ پیشگوئیوں کے بعض اسرار سے نبیوں کو اطلاع دی جائے مگر ان کو ان اسرار کے انشاء سے منع کیا جائے۔ اب اگر پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت حکم و عدل کو کچھ علم ہی نہ دیا ہو تو پھر حضرت حکم و عدل ایسی الہامی پیشگوئی کے متعلق کیا فیصلہ دے سکتے تھے؟ اور حضرت حکم و عدل نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کو اجتہادی رنگ میں اپنے جس جس لڑکے پر بھی چسپاں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان لڑکوں کو فوت کر لیا۔ ان سب باتوں کی تفصیل خاکسار کی کتب اور مضامین میں بیان کی جا چکی ہے۔ اُمید ہے اب آپ کو سمجھ آگئی ہوگی کہ کوئی نبی بطور حکم و عدل ظاہری معاملات کے متعلق تو فیصلہ دے سکتے ہیں اور آپ کے فیصلہ ہی قطعی ہونگے لیکن پیشگوئیوں کی حقیقت تو بقول حکم و عدل ہنوز پردہ غیب میں ہوتی ہے۔ اور جو شے ابھی پردہ غیب میں ہو اور اللہ تعالیٰ اپنی کسی مصلحت کے تحت اسکا اپنے نبی (حکم و عدل) کو علم ہی نہ دے۔ تو پھر ایسے پوشیدہ حقائق کے سلسلہ میں (جن کی حقیقت ابھی پردہ غیب میں ہے) کوئی حکم و عدل کیا فیصلہ دے گا؟ کچھ بھی نہیں۔ آپ ۲۷ دسمبر ۲۰۱۳ء کو لکھتے ہیں۔۔۔

(29) "we cannot restrict the manifestation of musleh maood for one time, it could be several time, the first claimant never restricted that musleh maoodiyat is closed or khatam like khatm e nabuwat, i dont think so that he feel any body his rival in future so any practioner in later days will not be rival of him."

الجواب۔ واضح رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر تجدید دین کیلئے کسی برگزیدہ مومن بندے کو مبعوث فرماتا رہے گا اور مجددوں کا یہ سلسلہ تا قیامت جاری و ساری رہے گا۔ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد محمدی تجدیدی سلسلہ احمدی تجدیدی سلسلہ میں منتقل ہو گیا ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ جس طرح محمدی تجدیدی سلسلے میں دو وجودوں (حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ اور مسیح عیسیٰ ابن مریم) کے علاوہ کوئی تیسرا وجود موعود نہیں ہے۔ اسی طرح احمدی تجدیدی سلسلہ میں بھی صرف دو (۲) وجود موعود ہیں۔ مثلاً۔ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا۔ اور ایک زکی غلام۔ احمدی سلسلہ میں ان دونوں وجودوں کے علاوہ کوئی اور وجود موعود نہیں ہے۔ زکی غلام کو محمدی مریم علیہ السلام نے مصلح موعود قرار دیا ہے۔ محمدی سلسلہ کی طرح احمدی سلسلہ میں عمومی مجددین بغرض تجدید تا قیامت آتے رہیں گے لیکن اس سلسلہ میں دونوں موعود وجودوں میں سے موعود مصلح ایک ہی وجود ہے۔ ایک سے زیادہ نہیں ہیں۔ یہ موعود مصلح یا تو جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد تھے اور یا پھر جماعت احمدیہ میں یہ کوئی اور وجود ہے۔ اگر مصلح موعود جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد تھے تو پھر وہ

تو آچکے ہیں۔ اب احمدی تجدیدی سلسلہ میں عمومی مجددین تو آتے رہیں گے لیکن کوئی مصلح موعود نہیں آئے گا۔ کیونکہ وہ تو جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کے رنگ میں آچکا ہے۔ لیکن اگر وہ موعود مصلح مرزا بشیر الدین محمود احمد نہیں تھا تو پھر اس موعود مصلح نے تو جماعت احمدیہ میں ابھی ظاہر ہونا ہے۔ لہذا جماعت احمدیہ میں مصلح موعود کے حریف ہونے کا سوال نہیں ہے اور نہ ہی ایک سے زیادہ مصلح موعودوں کا کوئی وعدہ ہے۔ جب احمدی سلسلہ میں ایک سے زیادہ مصلح موعودوں کا وعدہ ہی نہیں تو پھر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے مصلح موعود کی بعثت سے پہلے اور اسکی بعثت کے بعد اس سلسلہ میں کوئی اور مصلح موعود کس طرح آسکتا ہے؟ تفکر و او تاند مو او اتقو اللہ ولا تغلوا۔ آپ ۳۰ دسمبر ۲۰۱۳ء کو لکھتے ہیں۔۔۔

(30) "time is continuously passing like the water in rivers and streams we cannot the same water at same place in sargodha neither where it was flowing in 1983 before migration to Germany shareef. this is the right time to ask mujaddideen and mamoreen who are on the seen and approaching towards (waka ana amrum makziya) that what will be the fate of their jamaat they have created in their life time. whether they will be survived by intikhabee khilafat or mujaddidiyat again or nabuwat again if new mujaddidiyat or nabuwat will start definitely the nizam they have started will be corrupt by then and a new will start, under the circumstances they will have three to four factions of each jamaat we have present, however every mamoor is khamoosh about the, aji e muqaddar and al raheel o summal raheel. sabeellul momineen and majlis mushawarat both will nor workable by then."

الجواب۔ خاکسار کی طرف سے جو اباً عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعت احمدیہ میں ایک موعود مصلح کا وعدہ موجود ہے۔ میں بذریعہ دلائل ثابت کر چکا ہوں کہ یہ موعود مصلح جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد نہیں تھے۔ انکا دعویٰ قطعی طور پر غلط تھا۔ یہ بھی کہ جماعت احمدیہ میں جس موعود مصلح کی بشارت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انکشاف کے مطابق جماعت احمدیہ میں یہ موعود مصلح اور موعودز کی غلام یہ عاجز ہے۔ خاکسار کا یہ دعویٰ جماعت احمدیہ کے خلفاء اور علماء کے آگے بیس سال سے پڑا ہوا ہے۔ میں نے اپنے دعویٰ کو احمدیوں کے آگے بھی دس سال سے رکھا ہوا ہے۔ ((ان دس سالوں میں اگر آپ نام نہاد خلافت (بلائے دمشق) کی محبت کے نشے میں سوئے رہے ہیں اور خاکسار کے دعویٰ کا آپ کو علم نہیں ہوا ہے تو اس میں جماعت احمدیہ میں نزول فرمانے والے موعود مصلح کا کیا تصور ہے؟؟)) احمدی خلیفوں اور علماء کو چاہیے تھا کہ میدان میں آکر وہ خاکسار کے دعوے کو جھٹلاتے۔ اور اگر یہ کام وہ نہیں کر سکتے تھے تو پھر آپ یاد رکھیں کہ خاکسار ہی وہ موعود مصلح ہے۔ اور افراد جماعت کو بشمول آپکے چاہیے تھا کہ صادق کو قبول کرنے میں دیر نہ کرتے اور اگر ان سے پہلے یہ غلطی ہو چکی ہے تو اب مزید ایسی غلطی نہ کریں۔ باقی آپکے چند دیگر سوالوں کے ضمن میں گزارش ہے کہ بہت سارے سوال ایسے ہوتے ہیں۔ جو وقت سے پہلے مامور سے نہیں پوچھنے چاہیں۔ جیسا کہ محمدی مریم حضرت امام مہدی مسیح موعود اپنے موعودز کی غلام کے متعلق فرماتے ہیں۔

”خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا

اور اسکے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سوان دنوں کے منتظر رہو۔ اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اسکے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔“ (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحات ۳۰۶، حاشیہ)

حضرت امام مہدی مسیح موعودؑ کے مذکورہ الفاظ کی روشنی میں احمدیوں کو چاہیے کہ وہ حضورؑ کے موعود زکی غلام کو تلاش کریں اور باقی دیگر سوالات کا جواب اُن کو اپنے وقت پر اُس سے ضرور مل جائے گا۔ آپ لوگوں کا المیہ یہ ہے کہ حضرت امام مہدی مسیح موعودؑ کی نصیحت کے برخلاف اُس معمولی انسان سے (اُسکے وقت سے پہلے ہی) اس قسم کے سوال کرتے اور اُس سے گارنٹیاں مانگتے پھر رہے ہیں۔ جس انسان کو تم نے جھوٹے طور پر مصلح موعود بنا یا تھا۔ اُس نے اور اُسکی اولاد نے آج تک تم سب احمدیوں کو کولھو کا بیل بنایا ہوا ہے۔ پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں خاکسار کے اتنے کھلے کھلے انکشافات کے باوجود بھی آپ اس بلائے دمشق کا ساتھ چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہیں؟ کیا یہ عجیب بات نہیں ہے؟؟؟ آپ ۵ جنوری ۲۰۱۴ء کو لکھتے ہیں۔

(31) "there is possibility that after couple of year some body stood up and attempt to prove that hazrat Janbah sahib alahis salam was neither zakee nor ghulam and he is both zakee and ghulam, it will be the same practice. better is to prove yourself do not take responsibility of proving some body not true whom millions of people believe as their true leader.

الجواب۔ اس وقت خاکسار گذشتہ بیس (۲۰) سال سے اپنے موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) اور ایک اعلیٰ انتہائی ہمہ گیر نظریہ (supreme ultimate universal theory) کیساتھ میدان میں کھڑا ہے۔ اور پیشگوئی مصلح موعود اور علم و عرفان کے سلسلہ میں مقابلہ کیلئے نہ صرف احمدیوں بلکہ دنیا کا کوئی بھی فلاسفر یا دانشور میدان میں آکر خاکسار سے طبع آزمائی کر کے دیکھ لے۔ انشاء اللہ تعالیٰ خاکسار ہر ایک پر غالب رہے گا۔ اب سوال ہے جب آج میری زندگی میں میرا مقابلہ کرنے اور میرے مد مقابل آنے کیلئے کوئی تیار نہیں تو پھر میرے اس دنیا سے گزر جانے کے بعد کسی نے آکر مجھے کیا جھٹلانا ہے؟؟ ہاں اگر میں اپنے دعاوی میں جھوٹا ہوتا تو باقی دنیا کے علماء و فضلاء کو چھوڑو۔ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے پیروکاروں (محمودیوں) نے ہی خاکسار کو اپنے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) میں جھٹلادینا تھا۔ جو مدعی اپنی زندگی میں کسی سے شکست کھانے کی بجائے اُن کو (جن کا یہ دعویٰ تھا کہ ہم دلائل کی دنیا میں ناقابل شکست ہیں) شکست فاش دے چکا ہے تو اس دنیا سے جانے کے بعد کون میرے دعاوی کو جھٹلائے گا؟ اب آپ میرے آگے چونکہ جناب خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو سچا ثابت نہیں کر سکتے اور وہ آپ کے اندر بت بن کر بیٹھا ہوا ہے۔ لہذا خاکسار کا دعویٰ آپ لوگوں کیلئے بڑا تکلیف دہ ہے۔ اب تم اس عاجز کے متعلق اس قسم کے خیالی پلاؤ ہی پکا سکتے ہو۔ لیکن آپ کے اس قسم کے خیالی پلاؤں کی حالت بھی ایسی ہی ہے جس کے متعلق مرزا غالب نے کہا تھا۔ دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

(ثانیاً) یہ بھی واضح رہے کہ جن کے دعاوی جھوٹے ہوتے ہیں یا وہ جو کسی الہامی پیشگوئی کے مصداق نہیں ہوتے اور جھوٹا دعویٰ کر بیٹھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے دعاوی کو انکی زندگیوں کے بعد اُس الہامی پیشگوئی کا اصل مصداق ظاہر ہو کر ضرور جھٹلا دیتا ہے۔ خلیفہ ثانی صاحب موعود زکی غلام یا مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق نہیں تھے لیکن بعض ناعاقبت اندیش اصحاب کے ہلاشیری دینے پر وہ دعویٰ کر بیٹھے۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے اصل مصداق (موعود زکی غلام) کو ظاہر کرنا تھا تو پھر اُس کا دنیا میں سب سے پہلا کام یہ ہونا تھا کہ اُس نے خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو دلائل سے جھٹلا کر **پیشگوئی مصلح موعود اور احمدی اُسیروں** کو اُسکے چنگل سے آزاد کرانا ہے۔ اور یہی کام خاکسار کر رہا ہے۔ اور آپ لوگوں کو جناب خلیفہ ثانی صاحب سے آپکی مشرکانہ محبت کی وجہ سے یہ بات نہ صرف بہت ناگوار ہے بلکہ برداشت سے بھی باہر ہے۔ آپ یہ باتیں جو میرے متعلق کر رہے ہیں آپ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی ہوتے یا موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام میں سے کسی کے زمانے میں بھی ہوتے تو یہی بات انہیں بھی کہتے۔ میں خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ کو اس لیے جھٹلا رہا ہوں کیونکہ اُنکا دعویٰ ہی جھوٹا تھا۔ وہ مصلح موعود ہرگز نہیں تھے۔ بہر حال جو موعود مصلح نہیں تھا۔ ظاہر ہے موعود زکی غلام (مصلح موعود) نے آکر اُسکے جھوٹے دعوے کو جھٹلا دینا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ حدیث کے مطابق مجددین مبعوث ہوتے رہیں گے لیکن خاکسار کے بعد کوئی زکی غلام نہیں آنے والا۔ جو تھا یعنی یہ عاجز وہ آج آپکے سامنے ہے۔ اور آپ سب اُس کا مقابلہ کر کے دیکھ لو۔ آپ یہ جو فرما رہے ہیں کہ خلیفہ ثانی صاحب لاکھوں لوگوں کے لیڈر ہیں۔ اس ضمن میں جو باا عرض کرتا ہوں کہ جھوٹے طور پر لاکھوں لوگوں کا لیڈر بن بیٹھنا اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ اُسکے غلط دعویٰ کو جھٹلایا نہ جائے۔ جناب خلیفہ ثانی صاحب نے بذات خود جھوٹا حلفاً دعویٰ مصلح موعود کیا تھا لہذا الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے سچے مصداق نے نزول فرما کر اُسکے بے بنیاد اور خود ساختہ دعوے کو ضرور جھٹلانا تھا۔ میں تو ایک جھوٹے دعوے کو جھٹلا رہا ہوں۔ جبکہ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے ابن اللہ ہونے کا جھوٹا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ آپ نے یہ دعویٰ بھی نہیں کیا تھا کہ واقعہ صلیب کے بعد میں زندہ ہو کر آسمان پر چلا جاؤں گا۔ یہ دونوں جھوٹے عقیدے اُسکی وفات کے بعد اُسکی امت نے اُسکی طرف منسوب کیے ہیں۔ ان دونوں عقائد کے سلسلہ میں حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا کیا تصور تھا؟ اُسکے باوجود حضرت امام مہدی و مسیح موعود نے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کے کروڑوں اور عربوں پیروکاروں کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے نہ صرف ان دونوں عقائد کو جھٹلایا بلکہ جس کی طرف یہ جھوٹے عقائد منسوب کیے گئے تھے اُس پر بھی سخت تنقید کی۔ اور اس سلسلہ میں خاکسار چند حوالہ پہلے ہی درج کر آیا ہے۔ اور آپ خلیفہ ثانی صاحب کے لاکھوں لوگوں کا لیڈر ہونے کا حوالہ دے کر خاکسار کو اُنکے خود ساختہ جھوٹے دعاوی کو جھٹلانے کی بھی اجازت نہیں دے رہے۔ **کیا یہی آپکا تقویٰ اور انصاف اور دیانتداری ہے؟** اگر آپ جناب خلیفہ ثانی صاحب کا بہت درد رکھتے ہیں تو خاکسار کے مقابلہ پر آکر آپ اُنکے دعویٰ مصلح موعود کو سچا ثابت کر کے دکھادیں۔ ورنہ آپ ایسے پڑھے لکھے انسان کا ایسی ٹامک ٹوئیوں مارنا اچھا نہیں لگتا۔ ۵ جنوری ۲۰۱۴ء کو ہی آپ لکھتے ہیں۔

(32) "probably hazrat Janbah sahib alahis salam has accepted hazrat nasir ahmad sahib sultani a.b.a

and hazrat muneer ahmas azeem, and other are has mamoooreen because there is no denial from

ملک صاحب۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ آپ نے جو اس عاجز پر الزام لگایا ہے کہ خاکسار نے سلطانی صاحب اور منیر احمد اعظم صاحب کے دعاوی کو تسلیم کر لیا ہے۔ کیا یہ آپ کا ایک سفید جھوٹ نہیں ہے؟؟؟ موت کا پرندہ آپ کے پیچھے ہے اور آپ نے ایک دن مر کر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے۔ آپ اپنی ای میلز میں قرآنی آیات اور حدیثوں کے حوالے تو بہت دیتے ہیں لیکن آپ ایسے صاحب علم احمدی کے تقویٰ اور انصاف کا یہ حال ہے؟؟؟ آپ جس عمر میں ہیں۔ اس عمر میں تو موت کے ڈر سے مسخرے بھی سنجیدہ ہو جایا کرتے ہیں اور جھوٹ سے اجتناب کرتے ہیں۔ آپ کو اس عمر میں بھی کوئی خوف خدا نہیں ہے۔ تفکر و اتندمو و اتقو اللہ و لاتغلو۔

اختتامیہ

((اپنی سچائی کو پرکھنے کیلئے جناب خلیفہ ثانی صاحب کا اپنا مقرر کردہ معیار))

جناب خلیفہ ثانی صاحب نے دعویٰ مصلح موعود کرتے وقت اپنی سچائی کو پرکھنے کیلئے بذات خود ایک معیار مقرر فرمایا تھا۔ اب اگر وہ اپنے مقرر کردہ معیار کے مطابق اپنے دعویٰ مصلح موعود میں جھوٹے ثابت ہو جائیں تو پھر آپ چاروں کو بھی اُسکے دعویٰ مصلح موعود کو جھوٹا مان لینا چاہیے۔ جناب خلیفہ ثانی صاحب بمقام لاہور ۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء کو احمدی وغیر احمدی سامعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”میں ابھی سترہ اٹھارہ سال کا ہی تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی کہ اِنَّ الدِّينَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الدِّينِ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ اے محمود! میں اپنی ذات کی ہی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یقیناً جو تیرے متبع ہونگے وہ قیامت تک تیرے منکروں پر غالب رہیں گے۔ یہ خدا کا وعدہ ہے جو اُس نے میرے ساتھ کیا۔ میں ایک انسان ہونے کی حیثیت سے بیشک دو دن بھی زندہ نہ رہوں مگر یہ وعدہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا جو خدا نے میرے ساتھ کیا کہ وہ میرے ذریعہ سے اشاعت اسلام کی ایک مستحکم بنیاد قائم کرے گا اور میرے ماننے والے قیامت تک میرے منکرین پر غالب رہیں گے۔ اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ اسلام مغلوب ہو گیا، اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ میرے ماننے والوں پر میرے انکار کرنیوالے غالب آگئے تو بیشک تم سمجھ لو کہ میں ایک مفتری تھا لیکن اگر یہ خبر سچی نکلی تو تم خود سوچ لو تمہارا کیا انجام ہوگا کہ تم نے خدا کی آواز میری زبان سے سنی اور پھر اُسے قبول نہ کیا۔“ (میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں تقریر فرمودہ ۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء بحوالہ انوار العلوم جلد ۱ صفحہ ۲۴۳)

عزیزان من۔ اولاً۔ خاکسار خلیفہ ثانی صاحب کے اس دعویٰ۔۔۔ ”اور میرے ماننے والے قیامت تک میرے منکرین پر غالب رہیں گے۔۔۔۔۔ اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ میرے ماننے والوں پر میرے انکار کرنیوالے غالب آگئے تو بیشک تم سمجھ لو کہ میں ایک مفتری تھا۔۔۔“ کے جواب میں عرض کرتا ہے کہ میں اپنی کتب اور اپنے مضامین میں جناب خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو قطعی طور پر ایک جھوٹا دعویٰ ثابت کر چکا ہوں۔ جس روحانی وجود یعنی مثیل مبارک احمد (مصلح موعود) کے متعلق وہ اپنے الفاظ میں ۱۹۰۸ء میں لکھ چکے ہیں (نیوز نمبر ۸۱) کہ وہ کسی آئندہ زمانے میں ظاہر ہوگا اور قرآن مجید اور حضورؐ کے مبشر الہامات بھی اُن کے اس بیان کی تصدیق کرتے ہیں۔ تو بعد ازاں پھر ۱۹۴۴ء میں قرآن مجید، زکی غلام سے متعلق مبشر الہامی کلام اور اپنے تحریری بیان کی نفی کرتے ہوئے وہ

بذاتِ خود اس روحانی وجود (زکی غلام مسیح الزماں یعنی مثیل مبارک احمد) سے متعلقہ الہامی پیشگوئی کے مصداق کیسے بن سکتے ہیں؟ خلیفہ ثانی تو اس وقت دنیا میں موجود نہیں ہیں لیکن میں انہی کے مقرر کردہ معیار کے مطابق اُسکے ماننے والوں یعنی محمودیوں سے پوچھتا ہوں کہ آپ سب بشمول تمہارا خلیفہ میرے مقابلہ پر آ کر مرزا بشیر الدین محمود احمد کے دعویٰ مصلح موعود کو سچا ثابت کر کے دکھاؤ؟ میں آپ سب سے کہتا ہوں کہ آپ کا خلیفہ ثانی صاحب کو سچا ثابت کرنا تو درکنار آپ ان کا پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں آنا بھی ثابت نہیں کر سکتے۔ خاکسار عرصہ بیس (۲۰) سال سے آپکے خلفاء اور علماء کے آگے کھڑا ہے اور ان سب کو اپنے مقابلہ کیلئے بلارہا ہے۔ اتنا طویل عرصہ ان سب (بشمول دونوں خلیفے رابع اور خامس) کا خاموش رہنا اور خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے اثبات کیلئے میرے مقابلہ پر نہ آنا کیا یہ ثابت نہیں کر رہا کہ جناب خلیفہ ثانی صاحب اپنے ہی مقرر کردہ معیار کے مطابق بھی مفتری تھا؟؟؟ فَتَدَبَّرُوا أَيُّهَا الْعَاقِلُونَ۔

(ثانیاً) اللہ تعالیٰ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں اس موعود کی غلام اور فتح اور ظفر کی کلید کے متعلق فرماتا ہے۔۔۔ ”اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اُسکی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔“

۱۹۸۹ء میں رشین فال (fall) کے بعد اور بطور خاص 11/9 کے بعد آج اسلام کا کیا حال ہے؟ کیا آج اسلام کے دشمن خدا کی کتاب قرآن کریم کو ٹائٹلوں میں نہیں پھینکتے پھر رہے؟ کیا آج مخالفین نے مسلمانوں کو دہشت گرد قرار (declare) نہیں دے دیا؟ آپکے ملک امریکہ میں آج مسلمانوں کو کس طرح ٹریٹ (treat) کیا جا رہا ہے؟ کیا ابھی بھی اسلام کے مغلوب ہونے میں کوئی کسر باقی ہے؟ حضرت امام مہدی و مسیح موعود کی قائم کردہ صدر انجمن کو رد کر کے ۱۹۱۲ء میں خلافت احمدیہ پر قبضہ کر نیوالے اور ۱۹۴۴ء میں دعویٰ مصلح موعود کر نیوالے کا یہ بیان کہ ”اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ اسلام مغلوب ہو گیا“ کہاں سچ ثابت ہوا؟۔ مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارہ (ثالثاً) یہ بھی واضح رہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے موعود کی غلام کو جب اللہ تعالیٰ کھڑا کرے گا تو وہ کھڑا ہوگا۔ لہذا وہ ایک مامور ہوگا۔ اگر جناب خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مامورن اللہ ہونے کا نہیں تھا تو پھر وہ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق کیسے ہو سکتے ہیں؟؟؟

آپ چاروں بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ سے درخواست ہے کہ فی الحال آپ باقی ماموروں اور انکی تجنیدوں اور انکے اصحاب کے متعلق اپنی تماش بینی کو چھوڑیں۔ آپ پہلے خاکسار کیساتھ حساب کتاب صاف کر لیں۔ آپ چاروں کا چونکہ جماعت احمدیہ قادیان سے تعلق ہے لہذا آپ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو اُسکے دعویٰ مصلح موعود میں سچا جانتے ہیں۔ جبکہ میں نے اپنی کتب اور مضامین میں جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو قطعی طور پر ایک جھوٹا دعویٰ ثابت کر دیا ہے۔ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے حوالہ سے آپ چاروں کے آگے خاکسار کے یہ تین سوالات ہیں۔

(۱) حضرت امام مہدی و مسیح موعود کی زینہ اولاد (بشیر الدین محمود احمد، بشیر احمد اور شریف احمد) پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں نہیں

آتی اور اس طرح خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر ایک جھوٹا دعویٰ تھا۔

(۲) قرآن کریم اور حضرت امام مہدی و مسیح موعود کے مبشر الہامات کی روشنی میں زکی غلام مسیح الزماں ”مصلح موعود“ کیلئے حضور کی صُلب میں سے پیدا ہونے کی کوئی شرط نہیں ہے۔

(۳) اعلیٰ انتہائی ہمہ گیر نظریہ ”نیکی خدا ہے“ سے آگے نظری طور پر بڑھنا ممکن نہیں اور خاکسار کا یہی الہامی اور الہی نظریہ پیشگوئی مصلح موعود کا الہامی، علمی اور قطعی ثبوت ہے۔ یہ الہامی ثبوت، الہامی نظریہ Virtue is God پر مشتمل ہے اور قطعی طور پر ناقابل تردید ہے۔

اگر آپ خاکسار کے مندرجہ بالا سوالوں کا جواب لکھنا چاہیں تو میں آپ چاروں صاحبان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ خاکسار اپنے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کی قبولیت کیلئے آپ چاروں کو دعوت الی الحق بھی دیتا ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ میری عاجزانہ دعوت الی الحق کو رد کر کے بدبختی کو اپنے اوپر مسلط نہیں کریں گے۔ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ آپ سب کو فہم و فراست بھی بخشے اور آپ کی مدد بھی فرمائے آمین۔ اگر آپ کے پاس خاکسار کے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں کے سلسلہ میں کوئی اور معقول سوال ہو تو آپ اپنا معقول سوال اُردو میں لکھ کر خاکسار کی طرف ارسال کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے سوال کا ضرور جواب دیا جائے گا۔ آپ کے ای میل فورم پر اٹھائے گئے غیر واضح اور مبہم سوالوں کے جواب لکھنے کا آئندہ میں پابند نہیں ہوں۔ خاکسار آپ کے اُسی سوال کا جواب لکھے گا جو خاکسار کی طرف اردو میں لکھ کر بھیجا جائے گا۔ اگر آپ ای میل فورم پر اپنے سوالوں کو دوسرے لوگوں کیساتھ شیئر (share) کرنا چاہیں تو بھی مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں لیکن جواب کیلئے ضروری ہوگا کہ آپ خاکسار کو مخاطب کر کے اُردو میں اپنا سوال لکھ کر مجھے بھیجیں۔ میں آپ کے سوالوں کا جواب لکھ کر آپ کی طرف بھی بھیجوں گا اور آپ کے سوالوں اور اپنے جوابات کو بذریعہ alghulam.com عام قارئین کے آگے پیش کر کے اُنہیں بھی غور و فکر کی دعوت دوں گا۔ وہ بھی آپ کے سوالوں اور خاکسار کے جوابات کے سلسلہ میں اپنی اپنی رائے قائم کریں گے۔ اور اُمید ہے آپ کو بھی اس میں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ خاکسار آپ کو اُردو میں سوالات لکھ کر بھیجئے کیلئے اس لیے کہہ رہا ہے کہ احمدیوں کی اکثریت کی زبان اُردو ہے اور تقریباً اکثریت اُردو کو لکھنا پڑھنا جانتی ہے۔ اور خاکسار بھی زیادہ تر اُردو زبان میں ہی تصنیف و تالیف کا کام کرتا ہے۔

والسلام

بولو کہ لب آزاد ہیں تمہارے!!!

آپ چاروں کا مخلص

عبدالغفار جنبہ/کیل۔ جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

۲۲ جنوری ۲۰۱۴ء

☆☆☆☆☆☆☆☆